احادیث مہدویت پر ایک کلی نظر

مولف: ڈاکٹر مہدی اکبر نژاد
مترجم: خان محمد صادق جونپوری

رسول خداؐ اور ائمہ معصومینؑ کی سنت احادیث و روایتوں کی شکل میں بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ ہے، یہ ایک عظیم سرمایہ ہے جس پر اعتماد نہ کرنے کی صورت میں ہم اسلامی احکام و معارف کے ایک اہم حصہ سے محروم ہو جائیں گے۔ یہ بات واضح ہے کہ بہت سے اسلامی احکام و معارف کی شرح و تفسیر سنت کے حوالے کر دی گئی ہے۔ خود قرآن اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہوا نظر آتا ہے:

وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (سورہ نحل: ۴۴)

اس آیت سے صریحی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معارف کے ایک اہم حصہ کی تشریح، سنت نبوی کے ذریعہ ہوتی ہے، اگرچہ قرآن میں اس مسئلہ کا کلی و اجمالی طور پر بیان موجود ہے لیکن ہر مسئلہ کو سمجھنے کے لئے قرآن کے علاوہ سنت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

مہدویت کا موضوع بھی ایسا ہی موضوع ہے جس کے بارے میں کلی طور پر قرآن میں بیان موجود ہے۔ اگرچہ ایسی آیتوں کی تعداد اور ان کی دلالت کی مقدار کے بارے میں محققین میں اختلاف نظر ہے اور مختلف کتابوں میں مختلف اعداد و ارقام بیان کئے گئے ہیں[1]۔ روایتوں اور مفسرین کے اقوال کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض آیتیں مکمل طور پر امام مہدیؑ کے موضوع سے قابل تطبیق ہیں البتہ ظاہر ہے کہ ان آیتوں میں خصوصیات اور جزئیات کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا ہے۔ یہاں پر احادیث کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ اگر مہدویت کے سلسلے میں یہ احادیث نہ ہوتیں تو ہمیں اس بارے میں مکمل معلومات حاصل نہ ہو پاتی۔

جب سے حدیث کی کتابوں کی تحریر کا دور شروع ہوا تب سے شیعہ اور سنی محدثوں نے اپنی کتابوں میں

---

۱. مثال کے طور پر مرحوم بحرانی نے ۱۲۰ آیتوں کا ذکر کیا ہے (المحجة فیما نزل فی القائم الحجة)، ہاشمی نے ۱۴ آیتوں کا ذکر کیا ہے (ظہور مہدی از دیدگاہ اسلام و مذاہب) اور مولوی نیا نے ۷۵ آیتوں کا تذکرہ کیا ہے (سیمای مہدویت در قرآن)۔

مہدویت کے موضوع کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس کے لئے الگ سے ایک باب قائم کیا ہے یا مستقل کتابیں تحریر کی ہیں۔ اہل سنت کے مشہور محققین اور محدثین جیسے صنعانی (م:۲۱۱)، ابن ابی شیبہ (م:۲۳۵)، احمد بن حنبل (م:۲۴۱)، ابن ماجہ (م: ۲۷۳)، ابی داود (م:۲۷۵)، ترمذی (م:۲۹۷)، مقدسی (م: ۳۵۵)، طبرانی (م: ۳۶۰)، حاکم نیشاپوری (م: ۴۰۵)، ابن اثیر (م: ۶۰۶)، سبط جوزی (م: ۶۵۴)، ابن تیمیہ (م: ۷۲۸)، ابن کثیر دمشقی (م: ۷۷۴)، ہیثمی (م: ۸۰۷)، سیوطی (م: ۹۱۱)، ابن حجر ہیتمی (م: ۹۷۴) اور متقی ہندی (م: ۹۷۵) نے مہدویت سے متعلق احادیث و روایات کو اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے۔

شیعہ محدثین میں شیخ کلینی (م: ۳۲۹)، نعمانی (م:۳۴۲)، شیخ صدوق (م: ۳۸۱)، شیخ مفید (م:۴۱۳)، شیخ الطائفہ طوسی (م:۴۶۰)، محقق اربلی (م: ۶۹۳) اور علامہ مجلسی (م: ۱۱۱۱) نے مہدویت کے موضوع کو اپنی تصنیفات میں جگہ دی ہے۔

بعض محققین نے مہدویت کے موضوع پر مستقل کتابیں تحریر کی ہیں۔ جیسے شافعی مذہب کے عالم، کنجی شافعی کی البیان فی اخبار صاحب الزمان، مقدسی شافعی کی عقدالدرر فی اخبار المنتظر، نعمانی کی الغیبۃ، شیخ طوسی کی الغیبۃ، شیخ صدوق کی کمال الدین و تمام النعمۃ اور دوسری کتابیں۔

اس کے علاوہ احادیث مہدویت کے اسناد میں علی بن ابی طالبؑ، عمار یاسر، ابوسعید خدری، ام سلمہ، ام حبیبہ، حذیفہ یمانی، عبداللہ مسعود وغیرہ جیسے معتبر اور مشہور صحابہ کی موجودگی اس موضوع کی اہمیت کی نشاندہی کرتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اسلامی احکام و معارف کے سلسلے میں منقول روایتیں قطعی الصدور نہیں ہیں اور مختلف تاریخی، سیاسی اور سماجی عوامل کی وجہ سے وہ جعل، وضع، تصحیف، اضافہ، کمی اور تعارض کا شکار ہو جاتی ہیں۔ مہدویت سے متعلق احادیث بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ جس طرح فقہی روایتوں کا تجزیہ و تحلیل کیا جاتا ہے اسی طرح مہدویت کے سلسلے میں منقول روایتوں کو بھی تجزیہ و تحلیل کیا جائے۔

مہدویت کے موضوع پر تحریر کی گئی بیشتر کتابوں میں صرف احادیث کو نقل کیا گیا ہے، ان کا تجزیہ و تحلیل پیش نہیں کیا گیا ہے اسی وجہ سے مہدی موعود اور آپ کے ظہور کے سلسلے میں منقول روایتیں بسا اوقات ایک دوسرے سے معارض ہیں جس سے مہدویت کے مخالف لوگوں کو تنقید کا موقع مل جاتا ہے۔

اگرچہ یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ سارے محقق اور دانشور اس موضوع پر متفق علیہ ہوں لیکن احادیث کی عالمانہ چھان بین اور تجزیہ و تنقید اور ضعیف و قوی حدیثوں کے درمیان امتیاز کرنے کی سخت ضرورت

ہے۔اس نکتہ کی طرف اشارہ ضروری ہے کہ بعض اہل سنت محققین نے احادیث مہدویت کی نقد و بررسی کی ہے جن میں شیخ ناصر الدین البانی کی کتاب الاحادیث الصحیحة و الموضوعة اور ڈاکٹر عبدالعلیم عبدالعظیم بستوی کی المھدی فی ضوء الاحادیث و الآثار الصحیحة و الضعیفة کا نام قابل ذکر ہے۔

پہلا حصہ : اہل سنت کی کتابوں میں احادیث مہدویت

یہ دعوی کیا جاسکتا ہے کہ اہل سنت کی اہم حدیث کی کتابوں میں کسی نہ کسی طرح امام مہدیؑ سے مرتبط احادیث کو نقل کیا گیا ہے اگرچہ بعض کتابوں میں صراحت کے ساتھ امام مہدیؑ کے نام کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا ہے لیکن اس طرح کی حدیثوں میں بھی امام مہدیؑ کی خصوصیات کو نقل کیا گیا ہے[1]۔اہل سنت کی حدیث کی کتابوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے :

الف: حدیث کی وہ کتابیں جو کسی خاص موضوع کے بجائے مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں جن میں سے ایک مہدویت کا موضوع ہے۔

ب: حدیث کی وہ کتابیں جو خاص طور پر امام مہدیؑ کے موضوع پر تحریر کی گئی ہیں۔

یہاں پر ہم ان دونوں قسموں کا جائزہ لیتے ہیں۔پہلے قسم کی کتابوں میں ایک خاص حصہ امام مہدیؑ کی حدیثوں سے متعلق ہے جسے الگ الگ عنوان دیا گیا ہے۔مثلاً بعض کتابوں میں الفتن کے عنوان میں، امام مہدیؑ سے متعلق احادیث کو یکجا کیا گیا ہے۔مثال کے طور پر سنن ابن ماجہ (ص ۶۹۸)، ابن ابی شیبہ کی مصنف (ج ۷، ص ۵۱۲)، الجامع الصحیح ترمذی (ص ۶۱۱) اور حاکم نیشاپوری کی المستدرک (ج ۴، ص ۵۷) کا نام لیا جاسکتا ہے۔بعض کتابوں میں کتاب المہدی یا باب المہدی کے عنوان سے مستقل عنوان موجود ہے جیسے سنن ابی داود (ص ۱۴۷) اور صنعانی کی المصنف (ج ۱۱، ص ۳۷۱)۔بعض کتابوں میں امام مہدیؑ سے متعلق احادیث کو قیامت اور اس کی علامتوں کے باب میں جگہ دی گئی ہے جیسے ابن اثیر جزری کی جامع الاصول فی احادیث الرسول (ج ۱۱، ص ۴۷) اور بغوی کی مصابیح السنة (ج ۳، ص ۴۸۹)۔ہم یہاں پر ان کتابوں کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں۔

الف: اہل سنت کی عام حدیث کی کتابیں

۱. **المصنف** (صنعانی: ۲۱۱ ق) : مؤلف نے باب المہدی میں گیارہ حدیثیں نقل کی ہیں جن میں سے دو

۱. مثال کے طور پر صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایتوں میں امام مہدیؑ کے نام کی تصریح نہیں کی گئی ہے۔

رسول خداؐ، ایک حضرت علیؑ اور باقی حدیثیں دوسرے صحابہ کرام سے منقول ہیں[1]۔ رسول خداؐ اور حضرت علیؑ سے منقول تین حدیثوں میں امام مہدیؑ کا نام نہیں آیا ہے بلکہ ایسے صفات بیان کئے گئے ہیں جو ان پر منطبق ہوتے ہیں۔ صحابہ سے منقول روایتوں میں امام مہدی کا نام لیا گیا ہے۔ جیسے ابی سعید خدری سے منقول ہے:

ان المھدی اقنی اجلی[2]۔ مہدی گشادہ پیشانی اور لمبی ناک والے ہیں۔

صنعانی کی کتاب المصنف اہل سنت کی پہلی کتاب ہے جس میں امام مہدیؑ سے متعلق احادیث کو یکجا بیان کیا گیا ہے

۲. **الفتن** (نعیم بن حماد بن معاویہ: ۲۲۹ق): مؤلف نے اپنی کتاب میں پیغمبر اسلامؐ کے بعد پیش آنے والے واقعات و حوادث کے سلسلے میں بہت ساری احادیث کو یکجا کیا ہے جن کی تعداد ۱۵۰۶ تک پہنچتی ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں مختلف موضوعات جیسے پیغمبر اسلامؐ کے بعد ماجرائے خلافت اور اس سے متعلق فتنے، اموی اور عباسی دور کے واقعات نیز قیامت سے قبل پیش آنے والے واقعات اور امام مہدی(عج) کے ظہور سے متعلق واقعات کو بیان کیا ہے۔

کتاب الفتن کی احادیث کا درجہ اعتبار زیادہ نہیں ہے لیکن اہل سنت کے مشہور علماء جیسے احمد بن حنبل، عجلی، ابوحاتم، بخاری اور ابن حبان نے اس کی تعریف کی ہے لیکن کچھ لوگوں نے بعض ضعیف روایتوں کی وجہ سے اس کی تنقیص بھی کی ہے۔ کتاب الفتن میں دس باب امام مہدیؑ سے مختص ہیں جن میں سے پہلے باب کا نام " باب آخر من علامات المھدی فی خروجہ " اور آخری باب کا عنوان " ما یکون بعد المھدی " ہے۔ ان دس بابوں میں کل ملا کر ۲۴۴ حدیثیں یکجا کی گئی ہیں جو اس زمانہ کے اعتبار سے بے نظیر ہے۔ ان احادیث میں امام مہدیؑ کا نسب، آپ کے صفات، علائم ظہور، اس دور میں رونما ہونے والے واقعات، آنخضرت کے حکومتی نظام وغیرہ پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ یہ کتاب مہدویت کے موضوع پر ایک مرجع کتاب ہے اور بعد کے مؤلفین نے اس سے فائدہ حاصل کیا ہے۔

۳. **المصنف فی الاحادیث والآثار** (ابن ابی شیبہ کوفی: ۲۳۵ق): اس کتاب کا مؤلف اہل سنت کا مشہور محدث ہے اور احمد بن حنبل، عجلی، ابوزرعہ رازی اور ابوعبید نے اس کی تعریف کی ہے۔ یہ کتاب صحاح ستہ کی تالیف سے قبل تحریر کی گئی ہے۔ اس کتاب کے باب ۳۷ میں جس کا نام کتاب الفتن ہے سولہ

---

۱. صنعانی، المصنف، ج ۱۱، حدیث ۲۰۷۶۹-۲۰۷۷۹۔

۲. ایضاً، حدیث ۲۰۷۷۳۔

حدیثیں امام مہدی(ع) کے سلسلہ میں نقل کی گئی ہیں جن میں سے سات حدیثیں رسول خداؐ سے منقول ہیں اور بعض حدیثوں میں امام مہدی(ع) کے نام کی تصریح کی گئی ہے۔ ان احادیث میں آنحضرت کی عمر اور اخلاقی و نسبی خصوصیات، آپ کی مدت حکومت اور ظہور کے زمانہ کی کیفیت، ظہور سے قبل کے شرائط وغیرہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سفیانی کے سلسلے میں بھی تین حدیثیں منقول ہیں[۱]۔

۴. **مسند احمد بن محمد بن حنبل** (م: ۲۴۱ق): احمد بن حنبل اہل سنت کے ائمہ اربعہ میں شامل ہیں۔ آپ کی مسند حدیث کی قدیم کتابوں میں شمار ہوتی ہے جو پچاس جلدوں میں شائع ہوچکی ہے۔ اس میں امام مہدی(ع) سے متعلق متعدد حدیثیں نقل ہوئی ہیں۔ حوزہ علمیہ قم کے ایک محقق نے مسند احمد بن حنبل میں امام مہدی(ع) سے متعلق احادیث کو یکجا کر کے اسے البیان فی اخبار صاحب الزمان نامی کتاب کے ہمراہ شائع کیا ہے[۲]۔ اس مجموعہ میں کل ۱۳۶ حدیثیں استخراج کی گئی ہیں جسے مختلف عناوین کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ ۳۵ حدیثیں الخلفاء الاثنا عشر کے عنوان سے، ۳۴ حدیثیں علامات ظہور کے عنوان سے، ۱۷ حدیثیں ظہور المہدی کے عنوان سے، ۶ حدیثیں المہدی من عترة رسول اللہ کے عنوان سے، ۴ حدیثیں یواطی اسمہ اسم رسول اللہ کے عنوان سے، ۱۴ حدیثیں نزول عیسی و الامام ھو المہدی کے عنوان سے اور ۲۶ حدیثیں لا تزال طائفة یقاتلون علی الحق الی ان یاتی امر اللہ کے عنوان سے منقول ہیں۔ اس امر کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے کہ ان میں سے بہت سی احادیث میں امام مہدی(ع) کا صریحی طور پر نام نہیں لیا گیا ہے لیکن ان حدیثوں میں مصداق حضرت امام مہدی(ع) ہیں۔ اگرچہ ممکن ہے بعض محققین کی رائے اس سے مختلف ہو۔

۵. **سنن ابن ماجہ** (م: ۲۷۵ق) ابن ماجہ اہل سنت کے مشہور محدث ہیں جن کا سنن صحاح ستہ میں شامل ہے جس پر تیرہ سے زائد شرحیں تحریر کی جاچکی ہیں۔ اس کتاب میں کل ۴۳۴۱ حدیثیں ہیں جن میں سے تین ہزار حدیثیں مختلف فقہی مسائل سے متعلق ہیں اور باقی حدیثیں دوسرے موضوعات جیسے تاریخ، اخلاق اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات سے مختص ہیں۔

مسند ابن ماجہ کی کتاب الفتن میں ایک باب خروج المہدی کے عنوان سے ہے جس میں رسول خداؐ سے سات حدیثیں منقول ہیں۔ ان حادیث میں امام مہدی کی نسب، ظہور سے قبل کے حالات، ظہور کے شرائط فراہم کرنے والے، آپ کے انصار، آپ کی حکومت کی مدت اور اس زمانہ کے سماجی اور اقتصادی

---

۱. ابن ابی شیبہ، کتاب المصنف، ج ۷، ص ۵۱۲۔۵۱۴۔

۲. حسینی جلالی، احادیث المہدی من مسند احمد بن حنبل۔

حالات پر بحث کی گئی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان تمام احادیث میں امام مہدیؑ کے نام کی تصریح کی گئی ہے۔

٦. **سنن ابی داود** (م: ۲۷۵ق): ابی داود نے کئی کتابیں تحریر کی ہیں جن میں ایک سنن ابی داود ہے جسے صحاح ستہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں کل ۵۲٦۵ حدیثیں نقل کی گئی ہیں جن میں سے زیادہ تر فقہ سے متعلق ہیں۔ ابی داود نے اپنی مسند میں امام مہدیؑ سے متعلق احادیث کو کتاب المهدی کے عنوان سے نقل کیا ہے جن کی تعداد بارہ ہے اور وہ سبھی رسول خداؐ سے منقول ہیں[۱]۔ ان احادیث میں امام کے ظہور کے حتمی ہونے، آپ کے نسبی فضائل، آپ کے شکل و شمائل، ظہور سے قبل کے حالات، ظہور کے وقت کے سماجی اور اقتصادی حالات اور آپ کے دشمنوں کے بارے میں بیان ہوا ہے۔

۷. **الجامع الصحیح ترمذی** (م: ۲۷۹ق): یہ کتاب بھی صحاح ستہ میں شامل ہے اور سنن ابن ماجہ اور ابی داود کی کتابوں کے برخلاف اس میں زیادہ تر غیر فقہی احادیث جیسے تفسیر، قراءات، دعا اور مناقب منقول ہیں۔ مؤلف نے کتاب الفتن میں ما جاء فی المهدی کے عنوان سے رسول خداؐ سے تین حدیثیں نقل کی ہیں۔ پہلی دو حدیثوں میں امام مہدیؑ کے نام کی تصریح نہیں ملتی بلکہ صرف منجی کے ظہور کو کلی طور پر بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اہل بیت میں سے ایک فرد جو رسول خداؐ کا ہم نام ہوگا، حکومت کرے گا[۲]۔ ترمذی نے پہلی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور تیسری حدیث کے بارے کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اگرچہ اس کتاب میں امام مہدی(ع) سے متعلق احادیث کی تعداد کم ہے لیکن یہ تینوں حدیثیں اپنے اسناد کے لحاظ سے بہت اہم ہیں اور امام مہدی(ع) سے متعلق مکمل معلومات فراہم کرتی ہیں۔

۸. **مسند ابویعلی موصلی احمد بن علی بن المثنی** (م: ۳۰۷ ھ): اس کتاب میں متعدد مقامات پر مہدویت سے متعلق احادیث نقل ہوئی ہیں[۳]۔ بعض روایتوں میں امام مہدیؑ کے نام کی تصریح کی گئی ہے اور آپ خاندان رسالت کا فرد مانا گیا ہے[۴]۔ دوسری حدیثوں میں عیسی مسیح کے نزول، عدالت مہدوی(ع) کے

---

۱. ابی داود، سنن، حدیث ۴۲۷۳-۴۲۸۲۔
۲. ترمذی، الجامع الصحیح، حدیث ۲۲۳۰-۲۲۳۲۔
۳. ج۱، حدیث ۲۲۵، ج۲، حدیث ۹۸۷، ۲۱٦و۱۲۹۴، ج۴، حدیث ۳۱۳، ج۱۱، حدیث ۷۴۴، ج۱۲، حدیث ٦٦۵۔
۴. ج۱۲، حدیث ٦٦٦۵۔

کچھ جلوے اور آپ کے ظہور سے قبل امت اسلامیہ میں موجود اختلافات کو بیان کیا گیا ہے[۱]۔

۹. **کتاب الملاحم** (احمد بن جعفر بن محمد معروف بہ ابن المنادی: ۳۳۶ق): یہ کتاب بعد میں آنے والے محدثین کے لئے مرجع کی حیثیت رکھتی ہے اور ابن بطریق، سید ابن طاوس، ابن حجر ہیتمی، مقدسی شافعی اور متقی ہندی جیسے بزرگوں نے اس سے حدیثیں نقل کی ہیں[۲]۔ اہل سنت کے بزرگ ماہرین رجال جیسے خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں، ابن ندیم نے الفہرست میں اور ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں اس کی تعریف کی ہے[۳]۔ مؤلف نے اس کتاب میں مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کو اپنی نظر میں معتبر منابع سے نقل کیا ہے۔ مؤلف نے کتاب کے دو حصہ میں امام مہدی(ع) سے متعلق احادیث کو بیان کیا ہے جن کی تعداد ۲۸ ہے۔ اس کتاب کے دوسرے ابواب میں بھی کچھ حدیثیں تحریر ہیں جو کسی نہ کسی طرح آنحضرت سے مرتبط ہیں جیسے سفیانی اور سید حسنی سے متعلق احادیث۔ ان میں سے زیادہ تر حدیثیں پیغمبر اسلامؐ سے منقول ہیں۔ دوسری کتابوں کی طرح اس کتاب میں بھی امام مہدی(ع) کے صفات، نسب اور زمانہ ظہور کی خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے[۴]۔

۱۰. **المعجم الکبیر طبرانی** (م: ۳۶۰ق): طبرانی نے اس کتاب کے مختلف حصوں میں امام مہدی(ع) سے متعلق روایات کو نقل کیا ہے۔ مثال کے طور پر نئے ایڈیشن کے دسویں جلد میں جہاں پر عبداللہ بن مسعود سے منقول روایتیں تحریر ہیں، اٹھارہ حدیثیں رسول خداؐ سے منقول ہیں[۵]۔ ان احادیث میں امام مہدی(ع) کے نام کی تصریح نہیں ہے اور زیادہ تر وہی مشہور مقولہ (دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالی میرے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا) کو مختلف الفاظ اور اسناد کے ساتھ نقل کیا گیا ہے لیکن آپ کی مدت حکومت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا ہے۔

---

۱. ج۱۱، حدیث ۴۴۷، ج۱۲، حدیث ۶۹۴۰۔

۲. ابن المنادی، الملاحم، ص۱۱ (مقدمہ)۔

۳. ایضاً، ص۵-۶۔

۴. ایضاً، باب ۲۲، ۲۴ و ۴۴۔

۵. طبرانی، المعجم الکبیر، ج۱۰، حدیث ۱۰۲۱۳ - ۱۰۲۳۰۔

اس نے دوسری جلدوں میں (۸، ۱۸، ۱۹، ۲۲، ۲۳) کم از کم نو حدیثوں کو متفرق طور پر اور مختلف جگہوں پر نقل کیا ہے[۱]۔ البتہ دو روایتوں میں امام مہدی(ع) کے نام کی تصریح کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر پیغمبر اسلامؐ سے منقول ہے:

... یخرج رجل من اهل بیتی یقال له المهدی فان ادرکته فاتبعه و کن من المهتدین[۲]۔

ترجمہ: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جس کا نام مہدی ہوگا، اگر اس کے زمانے میں رہو تو اس کی پیروی کرو تا کہ ہدایت مل جائے۔

۱۱. **صحیح ابن حبان** (مرتبہ ابن بلبان: ۳۵۴ ق): اہل سنت کی نظر میں یہ کتاب اور اس کا مؤلف دونوں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ علاء الدین علی بن بلبان فارسی (م: ۷۳۹ ق) نے اس کتاب کو موضوع کے اعتبار سے مرتب کیا جو الاحسان فی تقریب صحیح بن حبان کے نام سے مشہور ہے اور ایک جامع مقدمہ کے ساتھ اٹھارہ جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

اس کا ایک باب "اخباره صلی الله علیه و آله عما یکون فی امته من الفتن و الحوادث" کے نام سے ہے جس میں ایک حصہ امام مہدی(ع) سے متعلق حدیثوں سے مختص ہے۔ اس کے تحت کل پانچ مسند حدیثیں (۶۸۲۳-۶۸۲۸) نقل کی گئی ہیں جسے مختلف عناوین جیسے دنیا میں ظلم و ستم پھیلنے کے بعد امام مہدی(ع) کا ظہور، آپ کا نام اور ولدیت، پیغمبر اسلامؐ سے آنحضرت کی شباہت، آپ کی مدت حکومت اور آپ سے بیعت کی فضیلت میں رکھا گیا ہے۔ اہل فن کے قول کے مطابق ان احادیث میں سے پانچ حدیثیں صحیح سند، دو حدیثیں حسن سند اور صرف ایک حدیث، ضعیف سند کے ساتھ نقل ہوئی ہیں[۳]۔

۱۲. **المستدرک علی الصحیحین** (محمد بن عبداللہ نیشابوری معروف بہ حاکم: ۴۰۵ ق): مؤلف نے امام مہدی(ع) سے متعلق احادیث کو کتاب الفتن کے باب میں نقل کرنے کے علاوہ مختلف ابواب میں بھی متفرق طور پر نقل کیا ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق اس کتاب میں کم از کم سترہ حدیثیں نقل کی گئی ہیں جن میں سے بعض میں یہ تصریح کی گئی ہے کہ یہ حدیث، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بنیاد پر صحیح ہے جب کہ ان دونوں نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے[۴]۔

---

۱. ایضاً، ج۸، ص۴۹۵۷، ج۳۲، حدیث ۶۸؛ ج۲۲، حدیث ۹۳۷، ج۲۳، حدیث ۵۶۶، ۶۵۶، ۹۳۰ و ۹۳۱۔

۲. طبرانی، المعجم الکبیر، ج۱۸، حدیث ۹۱، ج۲۳، حدیث ۵۶۶۔

۳. ابن حبان، صحیح، ج۱۵، ص۲۳۶-۲۴۰۔

۴. مثال کے طور پر حدیث نمبر ۸۳۷۰، ۸۷۱۲، ۸۵۷۸، ۸۴۸۰، ۸۳۷۱۔

۱۳. **ذکر اخبار اصبہان** (احمد بن عبداللہ معروف بہ ابونعیم اصفہانی: ۴۳۰ ق): اس کتاب میں اصفہان کے راویوں، محدثوں اور فقیہوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کے مختلف حصوں میں ان احادیث کو بھی نقل کیا گیا ہے جن کی اسناد میں یہ محدث اور راوی موجود ہیں۔ کل ملا کر چھ مسند حدیث امام مہدی(ع) کے سلسلے موجود ہے جن میں آپ کے ظہور کے حتمی ہونے، اہل بیت رسولؐ میں آپ کی شمولیت[۱]، آپ کے صفات اور مدت حکومت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے[۲]۔

۱۴. **حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء** (ابونعیم اصفہانی: ۴۳۰ق): اس کتاب میں امام مہدی(ع) سے متعلق کم از کم پانچ حدیثیں موجود ہیں جن میں سے بعض میں مہدی[۳] اور بعض میں قائم[۴] کے عنوان سے آپ کو یاد کیا گیا ہے۔ اہل بیت پیغمبرؐ میں آپ کی شمولیت، ظہور کا حتمی ہونا، پیغمبر اسلامؐ کے ہم نام ہونا وغیرہ جیسے موضوعات بھی ان احادیث میں بیان ہوئے ہیں[۵]۔

۱۵. **السنن الواردہ فی الفتن و غوائلھا** (ابی عمرو الدانی: ۴۴۲ق): اس کتاب میں مستقبل میں امت اسلامی کو پیش آنے واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کا ایک حصہ امام مہدی(ع) سے متعلق احادیث سے مختص ہے جس کا عنوان "ما جاء فی المھدی" ہے۔ اس میں چالیس حدیثیں بیان ہوئی ہیں[۶] جو زیادہ تر رسول خداؐ سے منقول ہیں۔ اس کتاب کی ساری حدیثیں سند کے اعتبار سے مکمل ہیں اور کوئی بھی مرسل حدیث نقل نہیں ہوئی ہے۔ البتہ یہ چالیس حدیثیں وہ احادیث ہیں جو صریحی طور پر آنحضرت سے مرتبط ہیں لیکن اس دور سے متعلق واقعات جیسے سفیانی کا واقعہ یا بیداء میں زمین کا دھنس جانے وغیرہ کو بیان کرنے والی احادیث کی تعداد زیادہ ہے[۷]۔

۱۶. **مصابیح السنہ** (محمد بن الحسین بن مسعود البغوی الشافعی: م ۵۱۹ ق): مؤلف نے امام مہدی(ع) سے متعلق احادیث کو کتاب الفتن کے باب اشراط الساعۃ میں نقل کیا ہے۔ دراصل انہوں نے ان احادیث کو قیامت کے آثار کے تحت نقل کیا ہے اور امام مہدی(ع) سے متعلق احادیث کے لئے مستقل عنوان

---

۱. ابونعیم اصفہانی، ذکر اخبار اصبہان، ج ۱، ص ۸۴ و ۱۷۰۔
۲. ایضاً، ص ۱۷۰۔
۳. ابونعیم اصفہانی، حلیۃ الاولیاء، ج ۳، ص ۱۸ و ۱۷۷۔
۴. ایضاً، ص ۱۸۴۔
۵. ایضاً، ج ۳، ص ۱۰۱ و ۱۷۷ و ج ۵، ص ۷۵۔
۶. ابوعمرو الدانی، السنن الواردۃ فی الفتن و غوائلھا والساعۃ واشراطھا، ص ۱۸۹۔
۷. ایضاً، ص ۱۸۸ و ۲۰۱۔

نہیں رکھا ہے[۱]۔ مؤلف نے ان احادیث کو صحاح اور حسان کے دو زمروں میں تقسیم کیا ہے۔ اس نے صحاح کے زمرہ میں دو حدیثیں نقل کی ہیں لیکن ان میں امام مہدی(ع) کا نام نہیں ملتا ہے۔ حسان زمرہ میں امام مہدی(ع) کے سلسلے میں سات حدیثیں رسول خداؐ سے منقول ہیں جن میں سے تین حدیثوں میں آپ کے نام کی تصریح ملتی ہے اور باقی چار حدیثیں آپ کے ظہور سے متعلق ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ ساری حدیثیں مرسل ہیں یعنی صرف آخری راوی کا نام ذکر کیا گیا ہے۔

۱۷. **جامع الاصول فی احادیث الرسول** (ابن اثیر جزری: م ۶۰۶ق): مؤلف نے نئے ایڈیشن کی گیارہویں جلد میں فی المسیح و المهدی کے باب میں سات حدیثیں نقل کی ہیں۔ پہلی حدیث نزول عیسی مسیح سے متعلق ہے لیکن باقی چھ حدیثیں امام مہدی(ع) سے مرتبط ہیں۔ پانچ حدیثیں رسول خداؐ سے اور ایک حدیث حضرت علیؑ سے منقول ہے۔ ان احادیث میں اصل مہدویت، آنحضرت کے صفات، آپ کی مدت حکومت اور آپ کا نسب بیان ہوا ہے[۲]۔

۱۸. **مطالب السوول فی مناقب آل رسول** (محمد بن طلحه الشافعی: ۶۵۲ق): مؤلف شافعی مذہب ہے لیکن ان کا نظریہ شیعوں کے نظریہ سے بہت قریب ہے۔ امام مہدی(ع) سے متعلق وہ بیان کرتے ہیں کہ موعود اسلام محمد بن الحسن العسکری ہی ہیں[۳]۔ اسی نظریہ کے تحت انہوں نے اپنی کتاب کو بارہ ابواب میں تقسیم کر کے ان میں بارہ اماموں کی تاریخ اور فضائل کو بیان کیا ہے۔ انہوں نے بارہویں باب میں امام مہدی(ع) سے متعلق بارہ حدیثیں مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے[۴]۔ انہوں نے کتاب کے اختتام پر امام مہدی(ع) سے متعلق بعض شبہات کا جواب دیا ہے۔

۱۹. **مختصر تاریخ دمشق** (ابن عساکر ابن منظور: ۷۱۱ق): ابن عساکر کی تاریخ دمشق، تاریخ کی اہم کتاب ہے جسے ابن منظور نے خلاصہ کر کے شائع کیا ہے۔ انہوں نے امام مہدی(ع) سے متعلق کم از کم اٹھارہ حدیثیں جمع کی ہیں جن میں ظہور کا حتمی ہونا، آپ کا اہل بیت رسولؐ میں شامل ہونا، آپ کا رسول خداؐ کے ہمنام ہونا، عصر ظہور کے برکات، آپ کی مدت حکومت اور علائم ظہور جیسے موضوعات کو بیان کیا گیا ہے۔

---

۱. بغوی، مصابیح السنۃ، ج ۳، ص ۴۸۷۔

۲. ابن اثیر، جامع الاصول فی احادیث الرسول، ج ۱۰، ص ۳۲۷-۳۳۲۔

۳. طلحہ شافعی، مطالب السوول، ص ۱۵۱-۱۶۲۔

۴. ایضاً۔

۲۰. **مختصر سنن ابی داود منذری شافعی**(م: ۶۵۶ ق): اس کتاب میں امام مہدی (ع) سے متعلق بارہ حدیثیں نقل ہوئی ہیں۔ ابی داود نے اپنی سنن میں جن احادیث کو نقل کیا ہے، انہیں توضیح و حواشی کی ساتھ اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ ان احادیث میں مختلف مضامین بیان ہوئے ہیں جیسے رسول خداؐ کے بارہ خلفاء، امام مہدی (ع) کے ظہور کا حتمی ہونا، آنحضرت کا نسب، آپ کا اہل بیت میں شامل ہونا، آپ کے جسمانی صفات اور ظہور کے بعد آپ کے کچھ اقدامات و...[1]

۲۱. **فرائد السمطین** (ابراہیم بن محمد جوینی خراسانی: م ۷۲۰ ق): مولف نے اس کتاب کو حضرت علیؑ، جناب فاطمہ (س) اور آپ کی ذریت سے ہونے والے اماموں کے فضائل کے بارے میں تحریر کیا ہے اور آخر کتاب میں امام مہدی (ع) کے سلسلہ میں رسول خداؐ سے منقول حدیثوں کو جمع کیا ہے۔ انہوں نے امام مہدی (ع) سے متعلق ۳۵ حدیثوں کو مختلف عناوین کے تحت درج کیا ہے[2]۔

۲۲. **المنار المنیف فی الصحیح والضعیف** (ابن قیم جوزیہ: ۷۵۱): مؤلف نے حدیث "لا مهدی الا عیسی بن مریم" کو مختلف دلائل کے ساتھ کمزور ثابت کیا ہے اور تحریر کیا ہے کہ مہدی کے ظہور پر دلالت کرنے والی حدیثیں سند کے اعتبار سے زیادہ معتبر ہیں[3] اور پھر اپنے موقف کی تائید میں مہدویت کے سلسلہ میں سترہ حدیثیں نقل کی ہیں[4]۔ مؤلف نے بعض حدیثوں کی شرح بھی کی ہے اور انہیں صحیح، حسن، غریب اور موضوع کے تحت تقسیم کیا ہے[5]۔

۲۳. **النہایہ فی الفتن والملاحم** (ابن کثیر دمشقی: ۷۷۴ ق): مؤلف نے کتاب کے ایک حصہ کو فصل فی ذکر المہدی کا عنوان دیا ہے اور اس میں بیس حدیثیں نقل کی ہیں جن میں سے ایک حدیث حضرت علیؑ اور باقی رسول خداؐ سے مروی ہیں۔ ان میں سے بعض حدیثوں میں امام مہدی (ع) کے نام کی وضاحت کی گئی ہے اور ظہور کے حتمی ہونے، مہدی موعود کی خصوصیات اور ظہور سے قبل رونما ہونے والے واقعات کو بیان کیا ہے۔

۲۴. **مجمع الزوائد و منبع الفوائد** (نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی: م ۸۰۷ق): ہیثمی نے اپنی اس کتاب میں

---

۱. منذری، مختصر سنن ابی داود، جزو ۶، کتاب المہدی، ص ۱۵۶، ح ۴۱۱۰-۴۱۲۲۔

۲. جوینی، فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۱۰-۳۴۲۔

۳. ابن قیم، جوزیہ، المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ص ۱۴۳۔

۴. ایضاً، ص ۳۲۸-۳۴۵۔

۵. ایضاً، ص ۱۴۸۔

کتاب الفتن[۱] کے سترویں باب کو امام مہدی (ع) سے متعلق احادیث سے مختص کیا ہے۔اس باب میں علائم ظہور اوراس دور کے فتنوں کے سلسلہ میں اکیس حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ساری روایتیں مرسل ہیں یعنی صرف آخری راوی کا نام ذکر کیا گیا ہے۔

۲۵. **الفصول المہمہ فی معرفۃ احوال الائمہ** (ابن صباغ مالکی: ۸۵۵ق): اس کتاب میں ائمہ معصومین علیہم السلام کی شرح حال بیان ہوئی ہے۔ مؤلف نے بارہویں فصل میں منابع اہل سنت سے بہت ساری حدیثیں نقل کی ہیں۔انہوں نے علائم ظہور سے متعلق بھی کچھ حدیثیں نقل کی ہیں جو زیادہ تر ائمہ معصومین علیہم السلام سے مروی ہیں۔ مؤلف کا تعلق مالکی مذہب سے ہے لیکن اس کے باوجود محمد بن الحسن العسکری کو مہدی موعود مانتے ہیں اور آنحضرت کی غیبت کو قبول کرتے ہیں[۲]۔

۲۶. **الصواعق المحرقہ** (احمد بن محمد بن حجر ہیتمی: ۹۷۳ق): یہ کتاب فرقہ شیعہ اور بعض دوسرے فرقوں کے رد میں تحریر کی گئی ہے۔ مؤلف نے اہل بیت علیہم السلام سے متعلق آیات کو بیان کرتے ہوئے امام مہدی (ع) سے متعلق دسیوں حدیث نقل کی ہے[۳]۔

۲۷. **کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال** (متقی بن حسام الدین ہندی: ۹۷۵ق): مؤلف ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ان کی یہ کتاب اہل سنت کی مشہور کتابوں میں سے ہے۔انہوں نے مہدویت سے متعلق احادیث کو کتاب کے دو الگ الگ حصوں میں نقل کیا ہے۔خروج المھدی نامی فصل میں ۵۸ حدیثیں صحاح ستہ سے نقل کی ہیں[۴]۔ دوسری فصل میں المھدی علیہ السلام کے عنوان سے ۲۸ حدیثیں نقل ہوئی ہیں[۵]۔ ان احادیث میں مختلف موضوعات جیسے ظہور سے قبل کے حالات، آنحضرت کے اصحاب، آپ کی مدت حکومت، ظہور کے وقت کے واقعات، اس زمانے کے اقتصادی حالات اور آنحضرت کے صفات اور حسب و نسب کو بیان کیا گیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس کتاب کی ساری حدیثیں مرسل ہیں۔

ب: حدیث کی وہ کتابیں جو خاص طور پر امام مہدی (ع) کے موضوع پر تحریر کی گئی ہیں

---

۱. ہیثمی، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۷، ص ۶۱۰۔
۲. ابن صباغ، الفصول المہمہ، ص ۲۹۳۔
۳. ہیتمی، الصواعق المحرقہ، ج ۲۔
۴. متقی ہندی، کنز العمال، ج ۱۴، ص ۲۶۱۔
۵. ایضاً، ج ۱۴، ص ۵۸۴۔

۱. **اربعون حدیث** (ابونعیم اصفہانی: ۴۲۰ ق): ابونعیم اصفہانی چوتھی اور پانچویں صدی کے مشہور اہل سنت عالم ہیں جنہوں نے پچاس سے زائد کتابیں تالیف کی ہیں[۱]۔ انہوں نے اربعون حدیث میں امام مہدی (ع) سے متعلق چالیس حدیثیں نقل کی ہیں جو سب کی سب مرسل ہیں۔ محقق اربلی نے اپنی کتاب کشف الغمة فی معرفة الائمة میں اسے نقل کیا ہے[۲]۔ سیوطی نے بھی اپنی کتاب العرف الوردی میں اسے نقل کیا ہے[۳]۔

۲. **مناقب المہدی** (ابونعیم اصفہانی: ۴۲۰ ق): مؤلف نے اس کتاب میں بھی امام مہدی (ع) سے متعلق احادیث نقل کی ہیں۔ لیکن یہ کتاب آج دستیاب نہیں ہے اور شاید چند قرن قبل وہ کتابی شکل میں موجود تھی چونکہ مختلف محدثوں نے اس سے حدیثیں بھی نقل کی ہیں۔ مثال کے طور پر ابن قیم جوزیہ نے المنار المنیف[۴]، مقدسی شافعی نے عقد الدرر[۵] اور کنجی شافعی نے البیان فی اخبار صاحب الزمان[۶] میں۔

۳. **صفة المہدی** (ابونعیم اصفہانی): یہ کتاب بھی امام مہدی (ع) سے متعلق ہے لیکن یہ کتاب بھی پچھلی کتاب کی طرح ناپید ہے اور صرف چند حدیثیں باقی ہیں جنہیں بعد کے محدثین نے نقل کی ہیں[۷]۔

۴. **البیان فی اخبار صاحب الزمان** (کنجی شافعی: ساتویں صدی): اس کتاب میں امام مہدی (ع) سے متعلق احادیث ایک خاص ترتیب اور موضوع کے اعتبار سے مختلف ابواب میں نقل کی گئی ہیں۔ مولف کتاب کے مقدمہ میں اس طرح رقمطراز ہیں:

"میں نے اس کتاب کا نام البیان فی اخبار صاحب الزمان رکھا ہے اور کسی بھی شیعہ روایت کو اس میں نقل نہیں کیا ہے کیونکہ شیعہ حدیثیں اسناد کے صحیح ہونے کے باوجود صرف ان کے لئے حجت ہیں۔ غیر شیعی حدیثوں سے استدلال کرنے پر اس مسئلہ کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے"[۸]۔

---

۱. ابونعیم اصفہانی، حلیة الاولیاء، ص ۱۱-۱۲۔
۲. اربلی، کشف الغمة فی معرفة الائمہ، ج ۳، ص ۲۵۵۔
۳. سیوطی، الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۶۹-۱۰۳۔
۴. ابن قیم جوزیہ، المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ص ۱۴۶، حدیث ۳۳۳۔
۵. مقدسی شافعی، عقد الدرر فی اخبار المنتظر، ص ۳۸، و ۴۷۔
۶. کنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، باب ۲، آخری حدیث، باب ۳، آخری حدیث، باب ۴، ح ۲۔
۷. مثال کے طور پر مقدسی شافعی نے عقد الدرر باب اول میں اس کتاب سے نو حدیثیں نقل کی ہیں۔
۸. کنجی، شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۷۔

مؤلف مذکورہ عبارت سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ عقیدہ مہدویت، اسلامی موضوع ہے نہ کہ ایک شیعی موضوع۔انہوں نے اس موضوع سے متعلق اکہتر حدیثوں کو ۲۵ ابواب میں ذکر کیا ہے۔ پہلے باب کا نام فی ذکر خروجہ فی آخرالزمان اور آخری باب کا نام فی الدلالۃ علی جواز بقاء المھدی حیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ آخری باب کے عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف (بیشتر اہل سنت نظریہ برخلاف) معتقد ہیں کہ امام مہدی(ع) زندہ ہیں۔ مؤلف پچیسویں باب کے آغاز میں یوں رقمطراز ہیں:

"عقیدۂ حیات امام مہدی(ع) کو ماننے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ عیسی، الیاس اور خضر جو کہ اولیائے خدا ہیں ابھی تک زندہ ہیں۔ دجال اور ابلیس جو اللہ کے دشمن ہیں وہ بھی زندہ ہیں۔ ان لوگوں کا زندہ ہونا قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ جب ان کی حیات پر اتفاق ہے تو مہدی(ع) کے زندہ ہونے سے انکار کیوں؟..."[1]۔

۵. **عقدالدرر فی اخبار المنتظر** (یوسف بن یحییٰ المقدسی الشافعی: ساتویں صدی): یہ کتاب جامعیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے جو بعد میں لکھی جانے والی کتابوں کے لئے ایک اہم منبع ہے۔ مؤلف نے مقدمہ میں اس کتاب کی وجہ تالیف اس طرح بیان کی ہے:

"زمانہ میں ظلم و ستم، لوگوں کی پریشانیاں، اصلاح زمانہ سے ان کی مایوسی اور برکتوں کی کمی قیامت تک جاری وساری نہیں رہے گی، ظہور مہدی(ع) کے بعد تمام مشکلیں اور پریشانیاں ختم ہوجائیں گی"۔

وہ آگے تحریر کرتے ہیں:

"بعض لوگ اس بات کا سرے سے انکار کرتے ہیں اور دوسرے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ عیسی مسیح کے علاوہ کوئی مہدی نہیں ہے"[2]۔

انہوں نے ان دونوں نظریوں کو رد کیا ہے۔ اس کتاب کی زیادہ تر حدیثیں مرسل ہیں۔

اس کتاب میں بارہ باب ہیں اور ہر باب میں امام مہدی(ع) سے متعلق بعض باتیں بیان ہوئی ہیں۔ پہلے باب کا عنوان فی بیان انہ من ذریۃ رسول اللہ اور آخری باب کا عنوان فیما یجری من الفتن فی ایامہ و بعد انقضاء مدتہ ہے۔

۶. **العرف الوردی فی اخبار المہدی** (جلال الدین سیوطی: ۹۱۱): سیوطی نے امام مہدی(ع) کے بارے میں

---

۱. گنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۹۷۔

۲. مقدسی شافعی، عقدالدرر، ص ۲۴۔

کثیر حدیثیں اس کتاب میں نقل کی ہیں۔اس مجموعہ میں دو سو حدیثیں ہیں جو سب کی سب مرسل ہیں اور انہیں بنا کسی ترتیب کے نقل کیا گیا ہے۔ سیوطی نے بعض احادیث کی وضاحت بھی کی ہے اور شاذ و نادر دوسرے محدثین کے قول بھی نقل کئے ہیں۔ سیوطی ان احادیث کے اختتام پر چار نکتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

الف: مہدی(ع) ان بارہ خلفاء میں شامل ہیں جن کا ذکر جابر بن سمرہ کی حدیث میں موجود ہے۔

ب: مہدی(ع)، عباس بن مطلب کے فرزندوں میں سے نہیں ہو سکتے۔

ج: لا مہدی الا عیسی بن مریم کی سند ضعیف ہے کیونکہ یہ حدیث ان احادیث سے متعارض ہے جن میں مہدی(ع) کے ظہور کی بات کہی گئی ہے اور انہیں رسول خداؐ کی نسل سے بتایا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے عیسی ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

د: مغرب سے امام مہدی(ع) کے ظہور کی خبر بے بنیاد ہے۔

۷. **القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر** (ابن حجر ہیتمی: ۹۷۴ ھ): یہ کتاب تین باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں احادیث کی بنیاد پر امام مہدی(ع) کے ترسٹھ صفات بیان ہوئے ہیں۔ دوسرے باب میں صحابہ رسولؐ سے انتالیس حدیثیں منقول ہیں۔ تیسرے باب میں تبع تابعین سے چھپن حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔ کتاب کے اختتام پر عیسی کے نزول سے قبل امام مہدی(ع) کا ظہور، نزول عیسی کے علائم، خروج یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض جیسے موضوعات کو احادیث اور علماء کے اقول کی بنیاد پر بیان کیا گیا ہے۔

۸. **البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان** (متقی ہندی: ۹۷۵ ھ): اس کتاب میں دوسو چھہتّر حدیثیں نقل ہوئی ہیں اور شیخ جاسم بن محمد بن مہلل نے اس پر تحقیق کر کے اسے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں بارہ ابواب ہیں۔ پہلے باب کا عنوان فی کرامات یختص بھا المہدی علیہ السلام اور بارہویں باب کا عنوان المتفرقات ہے۔ مؤلف نے مہدویت کے جھوٹے دعویدار اور اس کے منکرین کے بارے میں ائمہ مذاہب اربعہ کے فتاوی کو بھی ذکر کیا ہے۔

حصہ دوم: احادیث مہدویت کی حجیت و تواتر اہل سنت کی نظر میں

ایسے مسائل جن کی مقبولیت احادیث پر مبنی ہے، ان کے اثبات کے لئے احادیث کے اعتبار کو پرکھنے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ احادیث پر مبنی موضوعات کو قبول

کرنے کے لئے پہلے ان احادیث کی حجیت کو قبول کرنا ہوگا اور اگر ان احادیث کی حجیت ثابت نہ ہوسکے تو اصل موضوع بھی غیر قابل قبول ہوگا یا کم از کم شک کے دائرہ میں آجائے گا۔

مہدویت کے سلسلے میں مروی احادیث، جزئی اختلافات سے درگزر کرتے ہوئے اور اس کے باوجود کہ ان میں سے بعض سند یا متن کے لحاظ سے ضعیف ہیں، قابل قبول ہیں اور ان کی حجیت ثابت ہے۔ ہم یہاں پر احادیث مہدویت کی حجیت کے سلسلے میں اہل سنت کے بعض عالموں کے اقوال نقل کرتے ہیں:

۱. **ترمذی** (۲۹۷ ھ): ان کا شمار صحاح ستہ کے مؤلفین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تین حدیثوں کے بارے میں کہا ہے کہ ھذا حدیث حسن صحیح[۱]، یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور چوتھی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ ھذا حدیث حسن۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲. **ابو جعفر عقیلی** (۳۲۲ ھ): انہوں نے کتاب ضعفاء الکبیر میں علی بن نفیل الحرانی کی سوانح عمری کے ذیل میں جن سے انہوں نے امام مہدی(عج) کے بارے میں ایک حدیث نقل کی ہے پھر اسکی تضعیف کی ہے، تحریر کیا ہے کہ امام مہدی(عج) کے سلسلے میں اس طریق کے علاوہ اچھی حدیثیں موجود ہیں...[۲]

۳. **حاکم نیشاپوری** (م: ۴۰۵ ھ): المستدرک علی الصحیحین کے مؤلف نے نقل کی گئی کم از کم چھ حدیثوں کی صحت کے بارے میں تصریح کی ہے کہ ھذا حدیث صحیح الاسناد[۳] اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۴. **بیہقی** (م ۴۵۸ ھ): انہوں نے حدیث لا مھدی الا عیسی بن مریم کی تضعیف کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ خروج مہدی(عج) پر دلالت کرنے والی احادیث کے اسناد بہتر ہیں[۴]۔

۵. **بغوی** (م: ۵۱۰ ھ): انہوں نے اپنی معروف کتاب مصابیح السنہ کی صحیح روایتوں کے حصہ میں امام مہدی(عج) کے بارے میں ایک حدیث[۵] اور احادیث حسن کے حصہ میں چھ حدیثیں[۶] نقل کی ہیں۔

---

۱. ترمذی، سنن، حدیث ۲۲۳۰ و ۲۲۳۳۔ حسن اور صحیح علم حدیث کی دو اصطلاح ہیں جس سے کسی حدیث کے اعتبار کا پتہ چلتا ہے۔ حدیث صحیح اعتبار کے لحاظ سے اول درجہ پر ہے اور حدیث حسن اس کے بعد ہے۔

۲. ضعفاء الکبیر، ج ۳، ص ۲۵۳-۲۵۴، ش ۱۲۵۷۔

۳. حاکم نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین، ج ۵، حدیث ۸۴۸۵، ۸۳۷۱، ۸۳۷۰، ۸۴۸۶، ۸۴۸۰ و ۸۵۷۸۔

۴. بہ نقل از ابن قیم جوزیہ، المنار المنیف، ص ۱۴۳، ح ۳۲۷۔

۵. بغوی، مصابیح السنہ، ج ۳، ص ۴۸۸، حدیث ۴۱۹۹۔

۶. ایضاً، حدیث ۴۲۱۰-۴۲۱۵۔

۶. **قرطبیؔ مالکی** (م: ۶۷۱ ھ): انہوں نے حدیث لا مھدی الا عیسی کی رد کے بعد تحریر کیا ہے: ظہور امام مہدی (ع) اور آنحضرت کا فاطمہؑ کی نسل سے ہونے سے متعلق رسول خداؐ سے منقول احادیث، ثابت اور اس حدیث سے زیادہ صحیح ہیں۔ انہوں نے امام مہدی (ع) کے بارے میں ابن ماجہ سے ایک حدیث نقل کرنے کے بعد تحریر کیا ہے: اس حدیث کے اسناد صحیح ہیں[1]۔

۷. **ابن تیمیہ** (م: ۷۲۸ ھ): ابن تیمیہ اپنی کتاب السنۃ النبویہ میں تحریر کرتے ہیں کہ ظہور امام مہدی (ع) کے سلسلہ میں ابوداود، ترمذی، احمد اور دوسرے محدثین کی جن احادیث سے استناد کیا جاتا ہے وہ سب صحیح ہیں۔

۸. **گنجی شافعی** (ساتویں صدی): انہوں نے ابن ماجہ سے منقول حدیث المھدی من ولد فاطمہ کے سلسلہ میں تحریر کیا ہے: ھذا حدیث حسن صحیح اخرجہ ابن ماجہ الحافظ فی سننہ۔ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے جسے ابن ماجہ نے اپنے سنن میں نقل کیا ہے[2]۔

گنجی شافعی معروف حدیث کیف بکم اذا نَزَلَ ابنُ مَریَمَ فیکم و امامکم منکم کو نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں ھذا حدیث حَسَن صحیح متفق علی صحّتہ... رواہ البخاری و مسلم فی صحیحیھما۔ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے جس کی صحت پر اتفاق نظر ہے اور بخاری اور مسلم نے اسے نقل کیا ہے[3]۔

گنجی شافعی نے حدیث المھدیؑ منی اجلَی الجبھۃ اقنی الانفِ یَملا الارضَ قِسطاً و عَدلاً کما مُلئت جوراً و ظلماً یملك سبع سنین کو نقل کرنے کے بعد تحریر کیا ہے: ہذا حدیث... حسن صحیح۔ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے[4]۔ انہوں نے متعدد مقامات پر احادیث کو نقل کرنے کے بعد ان کے صحیح یا حسن ہونے کی تصریح کی ہے[5]۔

۹. **ابن قیم الجوزیہ** (م ۷۵۱ ھ): انہوں نے اپنی کتاب المنار المنیف فی الصحیح و الضعیف کے ایک حصہ کو امام مہدی (ع) سے متعلق احادیث سے مختص کیا ہے اور لکھا ہے: والاحادیث علی خروج المھدی اصح اسناداً۔ ظہور امام مہدی پر دلالت کرنے والی احادیث سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح

---

۱. قرطبیؔ، التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الاخرۃ، ص ۶۱۷۔
۲. گنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۳۰۔
۳. ایضاً، ص ۴۸، حدیث ۲۶۔
۴. ایضاً، ص ۵۴، حدیث ۳۱۔
۵. ایضاً، ص ۶۶، ص ۷۰، ص ۸۰ و ص ۹۲۔

ہیں[۱]۔

۱۰. **ابن کثیر الدمشقی** (م ۷۷۴ ھ): انہوں نے کتاب النہایۃ فی الفتن والملاحم میں امام مہدی(عج) کے سلسلہ میں ابن ماجہ سے ایک حدیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: تفرد به ابن ماجه وهذا اسناد قوی صحیح۔ صرف ابن ماجہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے[۲]۔

انہوں نے سنن ترمذی سے منقول ایک دوسری حدیث کے بارے میں تحریر کیا ہے: هذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجه عن النبی۔ یہ حدیث حسن ہے اور مختلف طریقوں سے رسول خدا سے مروی ہے[۳]۔

۱۱. **تفتازانی** (م: ۷۹۳ ھ) انہوں نے شرح مقاصد میں باب امامت کے ملحقات منجملہ ظہور امام مہدی(عج) کے بارے میں بحث کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اس سلسلہ میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں[۴]۔

۱۲. **نورالدین ہیثمی** (م: ۸۰۷ ھ): انہوں نے امام مہدی(عج) سے متعلق بعض روایتوں کو نقل کرتے ہوئے ان کی صحت اور درستی کا اعتراف کیا ہے۔ مثلاً ایک حدیث کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

"ترمذی اور دوسرے لوگوں نے اس حدیث کو تھوڑا اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے اور احمد حنبل نے اسے مختلف اسناد کے ساتھ روایت کی ہے اور ابو یعلی نے بھی تلخیص کے ساتھ اسے بیان کیا ہے۔ اس کی سند کے افراد ثقہ ہیں"[۵]۔

۱۳. **شیخ محمد جزری دمشقی** (م: ۸۳۳ ھ): شیخ محمد تحریر کرتے ہیں: "امام مہدی(عج) سے متعلق احادیث ہمارے نزدیک صحیح ہیں"[۶]۔

۱۴. **سیوطی** (م: ۹۱۱ ھ): انہوں نے اپنی کتاب جامع الصغیر میں امام مہدی(عج) سے متعلق کئی حدیثیں بیان کی ہیں اور ان میں تین حدیث کو صحیح[۷] اور دو حدیث کو حسن[۸] مانا ہے۔

۱۵. **عبدالوہاب شعرانی** (م: ۹۷۳ ھ): وہ لکھتے ہیں:

---

۱. ابن قیم جوزیہ، المنار المنیف، ص ۱۴۳، حدیث ۳۲۷۔
۲. ابن کثیر، النہایۃ فی الفتن والملاحم، ص ۲۶۔
۳. ایضاً، ص ۲۷۔
۴. شرح المقاصد، ج ۵، ص ۳۱۲۔
۵. ہیثمی، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۷، ص ۴۱۳-۴۱۴۔
۶. اسنی المناقب فی تہذیب اسنی المطالب، ص ۱۶۰-۱۶۳۔
۷. جامع الصغیر، حدیث ۹۲۴۱، ۹۲۴۴، ۹۲۴۵۔
۸. ایضاً، حدیث ۷۴۸۹، ۹۲۔

فی بیان انّ جمیعَ اشراطِ الساعۃِ التی اخبَرَنا بھا الشارعُ حقٌ لابدّ ان تَقَعَ کلُّھا قبلَ قیامِ الساعۃِ و ذلک کخروجِ المھدی ...[۱] قیامت کی علامتیں جو شارع کی طرف سے ہم تک پہنچی ہیں، وہ سب صحیح ہیں اور قیامت سے قبل وہ واقع ہونگیں جیسے امام مہدی(ع) کا ظہور...

۱۶. **ابن حجر ہیتمی** (م: ۹۷۴ ھ): موصوف حدیث لا مھدی الا عیسی کی رد میں تحریر کرتے ہیں: محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ احادیث جو مہدی(ع) کو فاطمہؑ کی اولاد میں سے بتاتی ہیں ان کی سند زیادہ صحیح ہے[۲]۔

۱۷. **شوکانی** (م: ۱۲۵۰ ھ): امام مہدی(ع) سے متعلق دو حدیث نقل کرنے کے بعد وہ لکھتے ہیں: و رجالہ ثقات[۳]۔ اس کے راوی ثقہ ہیں اور دوسری حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں: رجالہ رجال الصحیح[۴]۔ اس حدیث کی سند کے افراد، صحیح روایتوں کے اسناد میں سے ہیں۔

۱۸. **شیخ عبدالمحسن بن العباد** (معاصر): وہ لکھتے ہیں: اِنَّ احادیثَ المھدیِّ الکثیرۃَ التی اَلَّفَ فیھا مؤلفون... تدُلُّ علی حقیقۃ ثابتۃ بلا شک ھی حصولُ مقتضاھا فی آخر الزمان...[۵]
امام مہدی(ع) کے بارے میں کثرت سے حدیثیں نقل ہوئی ہیں اور متعدد کتابیں تالیف کی گئی ہیں... ان سب سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ امر (ظہور امام مہدی(ع)) ضرور واقع ہوگا۔

۱۹. **ڈاکٹر عبدالعظیم البستوی** (معاصر): موصوف اپنی کتاب کی پہلی جلد میں چھیالیس حدیثوں کو صحیح اور حسن بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:
"آخری زمانہ میں امام مہدی(ع) کی خلافت حق ہے اور اس کا انکار ممکن نہیں ہے کیونکہ صحیح و حسن احادیث اس موضوع پر دلالت کرتی ہیں"[۶]۔

آخر میں اس بات کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے کہ بعض معاصر اہل سنت محققین نے اہل سنت کے سڑسٹھ عالموں کا نام بتایا ہے جنہوں نے احادیث مہدویت کو قبول کیا ہے[۷]۔

---

۱. شعرانی، الیواقیت والجواہر، ص ۵۶۱۔
۲. الصواعق المحرقۃ، ج ۲، ص ۴۷۶۔
۳. محمد صدیق حسن خان، الاذاعہ لماکان ومایکون، ص ۱۲۵۔
۴. ایضاً، ص ۱۲۶۔
۵. منقول از مہدی فقیہ ایمانی، المہدی عند اہل السنہ، ج ۲، ص ۴۳۱۔
۶. بستوی، المہدی المنتظر فی ضوء الاحادیث الصحیحہ، ج ۱، ص ۳۵۵-۳۵۶۔
۷. محمد احمد اسماعیل، المہدی و فقہ اشراط الساعۃ، ص ۶۶-۶۹۔

احادیث مہدویت کا تواتر

پیغمبر اسلام (ص) اور ائمہ معصومین (ع) سے منقول احادیث و روایات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ آحاد اور متواتر۔ حدیث آحاد وہ خبر ہے جسے ایک یا چند لوگوں نے نقل کیا ہے لیکن کسی قرینہ اور ضمیمہ کے بغیر ان کے مضمون کا علم نہ ہو۔ حدیث متواتر وہ حدیث ہے جس کی سند کے ہر طبقہ میں راویوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ کسی شک و شبہ کی گنجایش نہیں رہتی ہے۔ احادیث مہدویت بھی متواتر حدیثوں میں شامل ہیں اسی وجہ سے اگر ان میں کچھ ضعیف احادیث بھی ہیں تب بھی اصل مضمون مہدویت میں کوئی خلل نہیں پڑتا ہے۔ احادیث مہدویت کے متواتر ہونے کے بارے میں ہم یہاں پر اہل سنت علماء کے اقوال کو نقل کرتے ہیں:

۱. **ابوالحسن محمد بن الحسین الابری السنجری** (م: ۳۶۳ ھ): انہوں نے مناقب الشافعی میں اس طرح تحریر کیا ہے: "امام مہدی کے بارے میں بہت سی متواتر اور مستفیض روایتیں رسول خدا (ص) سے منقول ہیں۔" آبری کے اس قول کو ابن قیم جوزیہ[۱]، ابن حجر عسقلانی[۲]، سیوطی[۳]، ابن حجر ہیتمی[۴] اور دوسرے اہل سنت علما نے نقل کیا ہے۔

۲. **جمال الدین مزی** (م: ۷۴۲ ھ): انہوں نے محمد بن خالد الجندی کی سوانح حیات کے ضمن میں ان سے منقول حدیث لا مھدی الا عیسی کو نقل کیا ہے پھر اس کی مذمت کرتے ہوئے اسے رد کیا ہے اور اپنے قول کے اثبات میں ابوالحسن آبری کے قول کو نقل کیا ہے[۵]۔

۳. **ابن حجر عسقلانی** (م: ۸۵۲ ھ): احادیث مہدویت کے تواتر کے بارے میں وہ تحریر کرتے ہیں: "متواتر اخبار و روایتیں اس بات پر وارد ہوئی ہیں کہ مہدی (ع) اس امت میں سے ہیں اور عیسی بن مریم کا نزول ہوگا اور وہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے"[۶]۔

---

۱. ابن قیم جوزیہ، المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، ص ۱۴۲۔
۲. ابن حجر عسقلانی، فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ج ۶، ص ۴۹۳۔
۳. سیوطی، الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۱۰۳۔
۴. ہیتمی، الصواعق المحرقہ، ج ۲، ص ۴۸۰۔
۵. المزی، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج ۲۵، ص ۱۴۶-۱۴۹، نمبر ۵۱۸۱
۶. فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ج ۶، ص ۴۹۳۔

۴. **شمس الدین سخاوی** (م: ۹۰۲ ھ): کتانی نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ بہت سے افراد نے ان سے یہ نقل کیا ہے کہ احادیث مہدویت متواتر ہیں[۱]۔

۵. **ابن حجر ہیتمی** (م ۹۷۴ ھ): احادیث مہدویت کے بارے میں وہ تحریر کرتے ہیں: امام مہدی(ع) سے متعلق احادیث فراوان اور متواتر ہیں[۲]۔

۶. **احمد بن السرور بن الصبا الحنفی** (دسویں صدی): مہدویت کے منکرین کے بارے میں وہ لکھتے ہیں اس گروہ کو ختم کرنا ضروری ہے کیونکہ ان کا طرز فکر متواتر حدیثوں کے خلاف ہے[۳]۔

۷. **محمد بن رسول الحسینی البرزنجی** (م: ۱۱۰۳ ھ): وہ کہتے ہیں: امام مہدی(ع) رسول خداؐ کی ذریت اور فاطمہؑ کی اولاد میں سے ہوں گے اور آپ کے ظہور کے بارے میں مروی احادیث تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں جن کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے[۴]۔

۸. **الشیخ محمد السفارینی** (م: ۱۱۸۸ ھ): انہوں نے لکھا ہے: صحیح بات یہ ہے کہ مہدی(ع) اور عیسیٰؑ کی شخصیت ایک نہیں ہے اور عیسیٰؑ کے ظہور سے قبل مہدی(ع) کا ظہور ہوگا۔ ان کے ظہور پر دلالت کرنے والی روایتیں تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہیں اور علمائے اہل سنت میں یہ بات اتنی معروف ہے کہ ان کے عقیدہ کا جزء ہے[۵]۔

۹. **قاضی محمد بن علی الشوکانی** (م: ۱۲۵۰ ھ): امام مہدی(ع) سے متعلق جن احادیث کی ہمیں اطلاع ہے ان کی تعداد پچاس ہے جن میں صحیح، حسن اور ضعیف روایتیں بھی موجود ہیں۔ یہ احادیث بنا کسی شک و شبہ کے متواتر ہیں...[۶]۔

۱۰. **مؤمن بن حسن بن مومن الشبلنجی** (م: ۱۲۹۱ ھ): امام مہدی(ع) کے بارے میں وہ تحریر کرتے ہیں: تواترت الاخبار عن النبی انه من اهل بیته و انه یملأ الارضَ عَدلاً[۷]۔ پیغمبر اسلام سے مروی روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام مہدی(ع) آپ کی ذریت سے ہیں جو دنیا کو عدل و

---

۱. منقول از کتانی، نظم المتناثر من الحدیث المتواتر، ص ۲۳۷۔
۲. ہیتمی، الصواعق المحرقہ، ج ۲، ص ۴۸۰۔
۳. ایضاً، ص ۸۷۱
۴. برزنجی، الاشاعۃ فی اشراط الساعہ، ص ۸۷۔
۵. سفارینی، لوائح الانوار البہیہ، ج ۲، ص ۸۰
۶. منقول از قنوجی، الاذاعۃ لماکان ومایکون بین یدی الساعۃ، ص ۱۱۴۔
۷. نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، ص ۲۶۲۔

انصاف سے پر کر دیں گے۔

۱۱. **صدیق حسن خان القنوجی** (م: ۱۳۰۷ ھ): وہ لکھتے ہیں: امام مہدی(ع) کے بارے میں مروی احادیث، اختلافات کے باوجود تواتر معنوی کی حد تک ہیں[1]۔
دوسری جگہ وہ یوں تحریر کرتے ہیں: "اس میں شک نہیں کہ مہدی(ع) آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ کس مہینہ اور سال میں۔ کیونکہ اس موضوع پر اخبار متواتر ہیں اور جمہور امت نے ماضی اور حال میں اس بات پر اتفاق کیا ہے سوائے معدودے چند کے جن کی مخالفت سے کوئی اثر نہیں پڑتا ہے"[2]۔

۱۲. **محمد بن جعفر الکتانی المالکی** (م: ۱۳۴۵): وہ لکھتے ہیں: والحاصل انّ الاحادیث الواردة فی المهدیّ متواترة...[3] امام مہدی(ع) سے متعلق احادیث متواتر ہیں...

۱۳. **ابوالفیض الغماری الشافعی** (م: ۱۳۸۰ ھ): ابن خلدون نے امام مہدی(ع) سے متعلق احادیث کی تنقیص کی ہے جس کی رد میں غماری نے تیس صحابہ رسولؐ کے ناموں کی طرف اشارہ کیا ہے جنہوں نے ان احادیث کو نقل کیا ہے۔

علمائے اہل سنت میں امام مہدی(ع) سے متعلق صدیوں سے اس طرح کے نظریات پائے جاتے ہیں جس کا کچھ حصہ یہاں پر بیان کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ظہور امام مہدی(ع) کا نظریہ تعالیم دینی کا حصہ ہے اور یہ ایسا موضوع نہیں جس کا تعلق صرف چند حدیثوں سے ہوتا کہ اس کی تضعیف سے اصل موضوع پر خدشہ وارد ہو جائے۔

تیسرا حصہ: شیعہ اور احادیث مہدویت

مہدویت شیعوں کا ایک اہم اور ضروری عقیدہ ہے جس کے اثبات کے لئے استدلال کی ضرورت نہیں ہے۔ اس موضوع پر متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بعض شیعہ عالموں نے امام عصر(ع) کے موضوع پر کتابیں بھی تحریر کی ہیں مثال کے طور پر محمد بن ابراہیم نعمانی معروف بہ ابی زینب (چوتھی صدی) کی کتاب غیبت، شیخ صدوق (م: ۳۸۱ ھ) کی کتاب اکمال الدین و اتمام النعمہ، شیخ طوسی (چوتھی صدی) کی

---

۱. الاذاعہ، ص ۱۱۲۔
۲. الاذاعہ، ص ۱۴۵۔
۳. کتانی، نظم المتناثر من الحدیث المتواتر، ص ۲۴۱۔

کتاب غیبت، **محمد** بن الحسن الصفار (م: ۲۵۰ ھ) کی کتاب بصائر الدرجات، **کلینی** (۳۲۹ ھ) کی کافی وغیرہ۔

شیعوں کی کتابوں میں احادیث مہدویت

شیعوں کی کتب حدیث کے مطالعہ سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ شاید ہی کوئی ایسی کتاب ہو جس میں مہدویت کے موضوع پر گفتگو نہ ہوئی ہو۔ان کتابوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

الف: حدیث کی وہ کتابیں جو کسی خاص موضوع پر نہیں ہیں بلکہ مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں جن میں سے ایک مہدویت کا موضوع ہے۔

ب: حدیث کی وہ کتابیں جو خاص طور پر امام مہدی (ع) کے موضوع پر تحریر کی گئی ہیں۔

الف: شیعوں کی عام حدیث کی کتابیں

۱. **کتاب سلیم بن قیس ہلال عامری کوفی**[1] (م ۸۰ ھ): مؤلف نے رسول خدا (ص) کے دور کو درک کیا ہے اور آپ کی وفات کے وقت وہ بارہ سال کے تھے[2]۔آپ کی کتاب شیعوں کی سب سے پہلی حدیث کی کتاب ہے جس میں کم از کم چار حدیثیں امام مہدی سے متعلق درج ہیں جن میں آپ کے لقب مہدی پر بھی تصریح کی گئی ہے۔پہلی حدیث رسول خدا (ص) سے منقول ہے:

و منّا والذی نفسی بیدہ مہدی ہذا الامۃ...[3]۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے،اس امت کے مہدی (ع) ہم میں سے ہے۔

دوسری حدیث امام علیؑ سے مروی ہے۔ تیسری حدیث امام محمد باقرؑ سے منقول ہے:

امت رسول خداؐ اختلاف میں ہے یہاں تک کہ مہدی (ع) کا ظہور ہو جائے[4]۔

چوتھی حدیث رسول خداؐ سے منقول ہے:

---

۱. انہوں نے پانچ اماموں کا دور دیکھا ہے اور ان کے اصحاب میں شامل رہے ہیں۔برقی نے انہیں اولیائے اصحاب علی (رجال، تحقیق قیومی اصفہانی، ص ۳۴) نیز امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) (ایضاً، ص ۴۳)، امام سجاد (ع) (ایضاً، ص ۴۵) اور امام محمد باقر (ع) (ایضاً، ص ۴۹) کے اصحاب میں شمار کیا ہے۔

۲. انصاری، مقدمہ کتاب سلیم بن قیس، ج۱، ص ۴۳۔

۳. سلیم بن قیس، کتاب سلیم، ص ۷۱۔

۴. ایضاً، ص ۱۱۱۔

"ہم عبدالمطلب کے فرزند جنتی ہیں۔ میں، علی، جعفر، حسن، حسین، فاطمہ اور مہدی (علیہم السلام)"[۱]۔

یہ حدیث ذرا اختلاف کے ساتھ اہل سنت کی کتابوں میں جیسے سنن ابن ماجہ میں درج ہے۔

۲. **محاسن** (برقی، احمد بن خالد برقی: ۲۷۴ یا ۲۸۰ ھ): آپ نے امام رضاؑ کی امامت کے زمانہ کا کچھ حصہ اور امام جوادؑ، امام ہادی(ع) اور امام حسن عسکریؑ کے دور کو درک کیا ہے نیز غیبت صغری کے دور میں بھی موجود تھے۔ آپ کی کتاب، کافی معتبر ہے یہاں تک کہ مرحوم صدوق نے اس پر اعتماد کرکے اسے من لا یحضرہ الفقیہ کے منابع میں شامل کیا ہے۔ مرحوم کلینی نے بھی کافی میں اس کتاب سے بہت ساری حدیثیں نقل کی ہیں۔ علامہ مجلسی نے تحریر کیا ہے کہ محاسن برقی معتبر ہے اور کلینی اور بعد میں آنے والے دوسرے محدثوں نے اس سے حدیثیں نقل کی ہیں[۲]۔ مؤلف نے بھی امام مہدی(عج) سے متعلق دس حدیثیں نقل کی ہیں جنھیں ثواب الاعمال[۳]، مانع الزکاۃ[۴]، لزوم شناخت امام[۵] اور علل[۶] کے ابواب میں جگہ دی ہے۔ ان احادیث میں قائم کا لقب اور آنحضرتؑ کی عالمی عدالت، آپ کا ساتھ دینے کی فضیلت وغیرہ کا بیان موجود ہے۔

۳. **بصائر الدرجات** (محمد بن الحسن بن فرخ الصفار القمی: م ۲۹۰ ھ): یہ کتاب فضائل ائمہ اطہار(ع) پر مشتمل ہے جس پر بہت سے شیعہ علماء نے اعتماد کیا ہے لیکن بعض نے اس کی تنقیص بھی کی ہے۔ اس کتاب میں دس باب ہیں اور ان سب میں ائمہ اطہار(ع) کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ کم از کم بائیس حدیثوں میں کسی نہ کسی طرح سے امام مہدی(عج) کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے اور آپ کو قائم آل محمدؐ اور مہدی(عج) کے عنوان سے یاد کیا ہے۔

۴. **تفسیر عیاشی** (محمد بن مسعود عیاشی: ۳۲۰ ھ): اس کا شمار شیعوں کی قدیمی روائی تفسیروں میں ہوتا ہے اور اس کے مؤلف بھی معتبر ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس تفسیر کا نصف حصہ غائب ہے

---

۱. ایضاً، ص ۲۴۵۔
۲. بحار الانوار، ج ۱، ص ۲۷۔
۳. برقی، محاسن، ج ۱، ص ۱۳۴، حدیث ۱۱۷۔
۴. ایضاً، ص ۱۶۹، حدیث ۳۶۔
۵. ایضاً، ص ۲۵۴، حدیث ۸۶ و ص ۲۷۷، حدیث ۱۴۷۔
۶. ایضاً، ج ۲، ص ۳۹، حدیث ۵۵۔

لیکن جو کچھ موجود ہے اس میں بہت اہم باتیں تحریر ہیں اور تقریباً سارے شیعہ مفسروں نے اس سے استناد کیا ہے۔ اس تفسیر میں ۳۵ حدیثیں امام مہدی(ع) کے سلسلہ میں موجود ہیں۔ یہ حدیثیں بیشتر ان آیات قرآنی کی تاویل سے متعلق ہیں جن کا مصداق امام مہدی(ع) ہیں۔ مثال کے طور پر سورہ بقرہ کی ۱۳۳ آیت کی تفسیر میں امام محمد باقر(ع) سے منقول ہے کہ جرت فی القائم[1] (یعنی قائم کے بارے میں ہے)۔ دوسری حدیث میں بیان ہوا ہے: وله ما اکل منها حتی ظهر القائم من اهل بیتی بالسیف[2]۔ زمین سے جو بہرہ حاصل کرتا ہے اس کا ہے جب تک کہ ہمارا قائم(ع) شمشیر کے ساتھ قیام نہ کرے۔

۵. **تفسیر قمی** (علی بن ابراہیم قمی: چوتھی صدی): یہ تفسیر بھی علماء کی توجہ کا مرکز رہی ہے اگرچہ مؤلف کے شیوہ تالیف اور اس کتاب کے مضامین کے بارے میں بحث و گفتگو بھی ہوئی ہے لیکن اصل کتاب آج بھی کتاب مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں امام مہدی(ع) کے سلسلہ میں ۳۴ حدیثیں نقل ہوئی ہیں اور بیشتر حدیثیں آیتوں کی تاویل کو بیان کر رہی ہیں۔ مثال کے طور پر سورہ طہ کی ۱۱۵ آیت کی تفسیر میں امام محمد باقرؑ سے ایک حدیث نقل ہوئی ہے: ... وانما سمو اولوالعزم لانه عهد الیهم فی محمد والاوصیاء من بعده والقائم...[3] اور انہیں اولوالعزم کہا گیا کیونکہ ان سے پیغمبر اسلامؐ اور ان کے جانشینوں اور قائم کے لئے عہد لیا گیا۔

اسی طرح سورہ حج کی ۳۹ آیت کی تفسیر میں امام صادق(ع) منقول ہے: هی للقائم[4] (یہ آیت قائم کے بارے میں ہے)۔

اسی سورہ کی دوسری آیت کی تفسیر میں امام محمد باقر(ع) سے منقول ہے: یہ آیت آل محمد... مہدی(ع) اور ان کے اصحاب کے لئے ہے...[5]۔

٦. **کافی** (ثقۃ الاسلام کلینی: ۳۲۹ ھ): امام مہدی(ع) کی شناخت کے لئے یہ کتاب بہت اہم ہے اور اس

---

۱. عیاشی، تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۸۰، حدیث ۱۰۲۔
۲. عیاشی، تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۲۸، حدیث ٦٦۔
۳. علی بن ابراہیم قمی، تفسیر قمی، ج ۲، ص ٦۵۔
۴. ایضاً، ص ۸۴۔
۵. ایضاً، ص ۸۷۔

کے مؤلف بھی اہل نظر کے درمیان کافی مقبول ہیں۔ نجاشی نے رجال[۱] میں، شیخ نے فہرست[۲] میں اور اور محقق حلی نے المعتبر[۳] میں ان کی تعریف و تمجید کی ہے۔ امام مہدی(عج) سے متعلق احادیث زیادہ تر کافی کے کتاب الحجۃ میں نقل ہوئی ہیں جن کی تعداد ۶۶ ہے اور انہیں مختلف ابواب جیسے فی الاشارہ والنص الی صاحب الدار، فی تسمیہ من رآہ، باب فی النھی عن الاسم، باب نادر فی الغیب و باب فی کراھیۃ التوقیت میں جگہ ملی ہے۔ ان احادیث کی اسناد معتبر ہیں۔ اسی کتاب الحجۃ میں ابواب التاریخ کے حصہ میں مولد الصاحب کے عنوان سے ۳۱ حدیثیں امام مہدی(عج) کی ولادت سے متعلق نقل ہوئی ہیں۔

۷. **اثبات الوصیہ** (علی بن حسین بن علی الہذلی المسعودی : م ۳۴۶): آپ مشہور شیعہ عالم دین اور کتاب مروج الذہب کے مؤلف ہیں۔ علامہ حلی، سید بن طاووس، ابن ادریس حلی، علامہ مجلسی اور صاحب روضات الجنات نے ان کی تعریف ہے[۴]۔ مؤلف نے اپنی کتاب کے پہلے حصہ میں رسول خدا(ص) سے قبل دوسرے ادیان میں وصیت کی رسم کو ثابت کیا ہے اور دوسرے حصہ میں رسول خداؐ اور بارہ اماموںؑ کی سوانح حیات کو بیان کیا ہے اور اس حصہ کے آخر میں قیام صاحب الزمان و هو خلف الزکی بقیة الله فی ارضه و حجته علی خلقه کے عنوان سے امام مہدی(عج) کے بارے میں ۴۹ حدیثیں نقل کی ہیں۔ ان احادیث میں مختلف موضوعات جیسے امام مہدی(عج) کی والدہ، آپ کی ولادت، آپ کا بچپن، آپ سے متعلق قرآنی آیتیں اور دور غیبت کے سماجی حالات کو بیان کیا گیا ہے۔

۸. **اختیار معرفۃ الرجال** (کشی: م ۳۵۰ ھ): یہ کتاب رجال شیعہ کی اہم کتاب ہے۔ مؤلف نے راویوں کے شرح حال میں احادیث بھی نقل کی ہیں جن کی تعداد ۱۱۵۲ ہے۔ امام مہدی(عج) سے متعلق ۱۵ روایتیں منقول ہیں۔

۹. **عیون اخبار الرضا** (شیخ صدوق: م ۳۸۱ ھ): مؤلف نے اس کتاب میں امام رضا(ع) سے منقول حدیثوں کو جمع کیا ہے اور اسے اسماعیل بن عباد کے کتب خانہ کو ہدیہ کیا ہے۔ اس کتاب میں بیس حدیث امام مہدی(عج) سے متعلق منقول ہے۔

---

۱. نجاشی، رجال، ص ۳۷۳۔
۲. طوسی، الفہرست، ص ۲۱۰۔
۳. حلی، المعتبر فی شرح المختصر، ج ۱، ص ۳۳۔
۴. مسعودی، اثبات الوصیہ، ص ۸۔

۱۰. **علل الشرائع** (شیخ صدوق : م۳۸۱ ھ) :اس کتاب میں فلسفہ احکام اور بعض تاریخی حوادث بیان ہوئے ہیں۔اس میں کم از کم ۲۲ حدیثیں امام مہدی(ع) سے متعلق ہیں۔

۱۱. **امالی** (شیخ صدوق: م۳۸۱ ھ): شیخ صدوقؒ نے مشہد مقدس میں ستانوے تقریریں کیں جن کو ان کے شاگردوں نے جمع کرکے امالی کے نام سے شائع کیا۔اس کتاب میں اخلاق، تاریخ اور فضائل اہل بیت(ع) جیسے موضوعات پر بحث ہوئی ہے اور امام مہدی(ع) سے متعلق ۱۳ حدیثیں نقل ہوئی ہیں۔

۱۲. **خصال صدوق** (م: ۳۸۱ھ) :اس کتاب میں ۲۶ باب ہیں جن میں کل ۱۲۵۵ حدیثیں نقل ہوئی ہیں جن میں سے ۱۷ حدیثیں امام مہدی(ع) سے متعلق ہیں جن میں امام کی حکومتی سیرت، علائم ظہور، ظہور کے وقت عیسیٰ کا نزول، امام کی قضاوت اور اس دور میں زمین وآسمان کی برکتوں کو بیان کیا گیا ہے۔

۱۳. **الارشاد** (شیخ مفید: م۴۱۳) : شیخ مفید نے اس کتاب میں رسول خداؐ اور ائمہ معصومینؑ کا تعارف پیش کیا ہے اور اس کے آخری حصہ میں امام زمانہؑ سے متعلق اٹھاسی حدیثیں نقل ہوئی ہیں[۱]۔ مؤلف نے سب سے پہلے امام حسن عسکریؑ کے بعد مسئلہ امامت پر بحث کی ہے اور امام مہدیؑ کی امامت کو دلائل سے ثابت کیا ہے اور اس سلسلہ میں ائمہ معصومین سے منقول احادیث کو روایت کیا ہے۔اور بچپن میں آنخضرت سے لوگوں کی ملاقات اور پھر آپ کے معجزات، علائم ظہور اور مدت حکومت اور آپ کی سیرت پر مبنی احادیث کو بھی بیان کیا ہے۔

۱۴. **دلائل الامامة** (ابی جعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری الاملی: پانچویں صدی) : اس کتاب میں جناب فاطمہ زہرا(س) اور ائمہ معصومینؑ کی سوانح حیات اور اقوال بیان ہوئے ہیں۔ طبری نے امام مہدی(ع) سے متعلق سو سے زائد احادیث کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے اور اس میں مختلف موضوعات جیسے آنخضرت کی ولادت، آپ کے معجزات، ظہور کے سلسلہ میں رسول خداؐ سے منقول احادیث، آنخضرت کی والدہ کے صفات اور نسب وغیرہ کو بیان کیا ہے۔

۱۵. **روضة الواعظین** (فتال نیشاپوری: م۵۰۸) :اس کتاب میں اصول عقائد، آداب زندگی اور فضائل ائمہ معصومین(ع) بیان ہوئے ہیں جسے اس زمانہ کے معاشرہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تالیف کیا گیا ہے۔مؤلف نے سب سے پہلے ایک موضوع سے متعلق قرآنی آیتوں کو تحریر کیا ہے اور پھر اس سے متعلق روایتوں کو نقل کیا ہے۔انہوں نے احادیث کے اسناد کو ذکر نہیں کیا ہے چونکہ معروف کتابوں میں ان کا نقل ہونا ہی کافی سمجھا ہے۔کتاب کے پہلے حصہ میں عقلی مباحث، اصول دین اور پیغمبر اسلامؐ

---

۱. مفید، الارشاد، ص ۳۴۵، ۳۸۸۔

اور ائمہ معصومینؑ کی سوانح حیات پر گفتگو ہوئی ہے اور کتاب کے دوسرے حصہ میں امام مہدی(عج) سے متعلق کم از کم چالیس حدیثیں نقل ہوئی ہیں۔

۱۶. **الخرائج والجرائح** (قطب الدین راوندی: م ۵۷۳ھ): معجزات پیغمبر اسلامؐ اور ائمہ معصومینؑ کے موضوع پر یہ جامع کتاب ہے۔اس کتاب میں ایک مقدمہ اور ۱۵ باب ہیں۔ ۱۳ باب رسول خداؐ اور ائمہ معصومین کے معجزات پر مشتمل ہے اور ایک باب میں ان کے دعوی کی صحت اور ایک باب میں بارہ اماموں کی امامت پر قرآنی دلائل کو بیان کیا ہے۔ مؤلف نے پہلی جلد کے تیرہویں باب کو امام زمانہ(عج) کے معجزات سے مختص کیا ہے[1]۔ دوسری جلد میں پچاس حدیثیں اور تیسری جلد میں اڑسٹھ حدیثیں آپ سے متعلق نقل ہوئی ہیں۔

۱۷. **کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ** (علی بن عیسی بن ابی الفتح الاربلی: م ۶۹۳ ھ): یہ کتاب بھی رسول خدا(ص) اور ائمہ معصومین(ع) کے فضائل و مناقب سے متعلق ہے۔ مؤلف نے احادیث کے ذریعہ ائمہ اہل بیت(ع) کا تعارف کرایا ہے۔اس کتاب کی تمام حدیثیں مرسل ہیں کیونکہ صرف آخری راوی کا نام بیان ہوا ہے۔مؤلف نے تیسری جلد کے آخری حصہ میں امام مہدی(ع) سے متعلق سو سے زائد روایتیں نقل کی ہیں۔ بعض روایتیں اہل سنت کے بزرگ علماء جیسے ابوداود، ترمذی اور ثعلبی سے منقول ہیں۔مؤلف نے کتاب کے دوسرے حصہ میں آنخضرت کے معجزات، دلائل امامت، علائم ظہور اور حکومتی روش سے متعلق احادیث کو نقل کیا ہے۔امام مہدی(عج) سے متعلق ابونعیم سے منقول چالیس حدیثوں کو محقق اربلی نے اپنی کتاب میں جگہ دی ہے۔

ب: حدیث کی وہ کتابیں جو خاص طور پر امام مہدیؑ کے موضوع پر تحریر کی گئی ہیں

۱. **غیبت** (نعمانی محمد بن ابراہیم النعمانی: چوتھی صدی): اس کتاب میں تمام حدیثوں کو سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ کتاب ۲۶ ابواب پر مشتمل ہے اور نویں باب سے آخری باب تک امام زمانہ(عج) سے متعلق مختلف احادیث کو نقل کیا گیا ہے۔سب سے پہلے دور غیبت اور اس دور کی مشکلات و پریشانیاں، پھر آنخضرت سے متعلق بعض روایتیں جیسے آپ کی والدہ گرامی، آپ کی شان میں نازل ہونے والی آیتیں وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔اس کے بعد علائم ظہور، خروج سفیانی، ظہور کے وقت

---

۱. راوندی، الخرائج والجرائح، ج۱، ص ۴۵۵-۴۸۴۔

شیعوں کی حالت، ظہور کے وقت آپ کی عمر مبارک، مدت حکومت وغیرہ کا بیان ہے۔اس کتاب میں کل ملا کر چار سو چھہتر حدیثیں نقل ہوئی ہیں۔

۲. **کمال الدین و تمام النعمۃ**(محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قمی صدوق: ۳۸۱ ھ):اس کتاب میں خاص طور پر امام زمانہ (ع) کی غیبت سے متعلق احادیث نقل ہوئی ہیں اور بعد کے مؤلفین نے اس سے استفادہ کیا ہے۔اس کتاب کے دو حصے ہیں۔مؤلف نے پہلے حصہ میں کلی مباحث اور دوسری امتوں میں غیبت سے متعلق اخبار کو نقل کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ غیبت کوئی نیا موضوع نہیں ہے بلکہ گذشتہ امتوں میں بھی اس کی نظیر موجود ہے۔انہوں نے اس امر کے اثبات کے لئے بہت سے دلائل بھی بیان کئے ہیں اور پھر کچھ اعتراضات کا جواب پیش کیا ہے۔

انہوں نے بعض اسلامی فرقوں خاص کر بعض شیعہ فرقوں کے اس اعتقاد کو رد کیا ہے جس کی رو سے یہ لوگ محمد بن حنفیہؒ[1]،امام جعفر صادقؑ[2]، امام موسی کاظمؑ[3] اور امام حسن عسکریؑ[4] کی غیبت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ شیخ صدوقؒ نے اس گروہ کے اعتقادات کو بیان کرنے کے بعد انہیں رد کیا ہے اور پھر امام زمانہ (ع) کی غیبت سے متعلق اشکالات کو جواب دیا ہے۔

اس کے بعد گذشتہ انبیاء جیسے ادریس، صالح، ابراہیم، یوسف اور موسی علیہم السلام کی غیبت سے متعلق بعض احادیث کو بیان کرتے ہوئے امام زمانہ (ع) کی غیبت سے متعلق روایات کو نقل کیا ہے۔

مؤلف نے کتاب کے دوسرے حصہ کا آغاز امام زمانہ (ع) کی غیبت پر دلالت کرنے والی بعض احادیث سے کیا ہے اور پھر آنخضرت کی ولادت، امامت، دلائل غیبت، آپ کی زیارت کرنے والے لوگ، آنخضرت کی طرف سے صادر ہونے والی توقیعات، انتظار فرج اور علائم ظہور کا تذکرہ کرتے ہوئے کچھ حدیثیں بھی نقل کی ہیں۔اس کتاب میں کم از کم ۵۹۲ حدیثیں نقل ہوئی ہیں۔

۳. **کتاب الغیبۃ**(محمد بن حسن طوسی: ۴۶۰ ھ): یہ کتاب مہدویت کے موضوع پر شیعوں کے ذریعہ تحریر کی گئی اہم تین کتابوں میں شامل ہے۔مؤلف نے اس کتاب میں شیعہ دوازدہ امامی کے خلاف اخبار کو بھی نقل کیا ہے اور تجزیہ و تحلیل کر کے انہیں رد کیا ہے۔

---

۱. صدوق، کمال الدین، ج۱، ص ۶۳،اس گروہ کو کیسانیہ کہا جاتا ہے۔

۲. ایضاً، ص ۴۷،اس گروہ کو ناووسیہ کہتے ہیں۔

۳. ایضاً،اس گروہ کو واقفیہ کہتے ہیں۔

۴. ایضاً، ص ۷۷۔

یہ کتاب آٹھ فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل غیبت اور آخری فصل آنحضرت کے صفات و سیرت سے متعلق ہے۔ اس کتاب میں ۵۰۵ روایتیں نقل کی گئی ہیں۔

احادیث امام مہدی (عج) کے راوی

امام مہدی (عج) سے متعلق احادیث کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اصحاب رسول خداؐ کی ایک کثیر تعداد نے انھیں نقل کیا ہے جس سے ان کا اعتبار مزید بڑھ جاتا ہے۔ ان احادیث کے اسناد میں بہت سے اصحاب کی موجودگی پھر حدیث کی معتبر کتابوں میں ان کا نقل ہونا مہدویت کے اہم مقام کی نشاندہی کرتا ہے۔

احادیث مہدویت کی روایت کرنے والے اصحاب کی تعداد چھبیس[1]، اکتیس[2] اور پچاس[3] بتائی گئی ہے لیکن حدیث کی کتابوں میں جستجو کرنے سے ہمیں صرف ۳۳ صحابہ کے نام مل سکے جنہیں یہاں تحریر کیا جارہا ہے:

۱. **ابوالطفیل عامر بن وائلہ**: المصنف ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر ۳۷۶۳۷؛ البرھان فی علامات صاحب الزمان متقی ہندی، باب ۳، حدیث ۴؛ غیبت طوسی، ص ۱۳۱، ح ۹۵۔

۲. **ابوامامہ باہلی**: فرائد السمطین جوینی، حدیث ۵۶۵؛ اربعون حدیث ابونعیم، ح ۱۲ و ۱۴؛ البیان فی اخبار صاحب الزمان گنجی شافعی، باب ۱۸، حدیث ۵۱، باب ۲۲، حدیث ۵۷؛ عقدالدرر فی اخبار المنتظر مقدسی شافعی، باب ۳، ص ۶۲؛ کشف الغمة فی معرفة الائمہ اربلی، ج ۳، ص ۲۵۸، حدیث ۱۲، کنزل العمال متقی ہندی، حدیث ۳۸۶۸۰۔

۳. **ابوسعید خدری**: المصنف صنعانی، حدیث ۲۰۷۶۹-۲۰۷۷۰؛ سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۸۳، المصنف ابن ابی شیبہ، حدیث ۳۷۶۲۷-۳۷۶۲۹؛ سنن ابی داوود، حدیث ۴۲۸۵؛ سنن ترمذی، حدیث ۲۳۳۲؛ کتاب الغیبہ طوسی، ص ۱۸۷، حدیث ۱۳۶؛ مسند احمد، ج ۳، ص ۳۷؛ اربعون حدیث ابی نعیم، حدیث ۱-۳، ۱۰-۱۱ و ۲۲؛ عقد الدرر مقدسی شافعی، باب ۸، ص ۴۰؛ باب ۳، ص ۱۔

۴. **ابوہریرہ**: المصنف صنعانی، ح ۲۰۷۷۷؛ جامع الاصول ابن اثیر، ح ۷۸۰۸؛ غیبت طوسی، ص ۱۸۰، حدیث ۱۳۹؛ مسند احمد، ج ۲، ص ۳۳۶؛ فرائد السمطین جوینی، حدیث ۵۷۰۔

---

۱. عبدالمحسن العباد نے اپنے مضمون عقیدة اهل السنه و الاثر فی المهدی المنتظر میں اسے نقل کیا ہے۔

۲. احمد اسماعیل نے اپنی کتاب المهدی و فقه اشراط الساعة میں اسے نقل کیا ہے۔

۳. المهدی المنتظر حقیقة أم خرافة، ص ۱۴۳۔

۵. **ابی سلمی:** غیبت طوسی، ص ۱۴۷، حدیث ۱۰۹ و فرائد السمطین جوینی، حدیث ۵۷۱ ۔

۶. **ام سلمہ:** المصنف ابن ابی شیبہ، حدیث ۴۰۸۶، غیبت طوسی، ص ۱۳، حدیث ۱۴۵ و ۱۴۸؛ جامع الاصول ابن اثیر، حدیث ۷۸۱۲، سنن ابی داود، حدیث ۴۲۸۴، ۴۲۸۶ و ۴۲۸۸؛ البیان فی اخبار صاحب الزمان گنجی شافعی، باب ۲، حدیث ۱۰-۱۱؛ العرف الوری فی اخبار المہدی، سیوطی، ص ۲۱۵؛ البرہان فی علامات صاحب الزمان متقی ہندی، باب ۴، ح ۴۷۔

۷. **انس بن مالک:** سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۸۷؛ غیبت طوسی، ص ۱۸۳، حدیث ۱۴۲؛ اربعون حدیث ابونعیم، حدیث ۳۰؛ العرف الوری فی اخبار المہدی سیوطی، ص ۲۱۷؛ کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ اربلی، ج ۳، ص ۲۶، حدیث ۳۰؛ البرہان فی علامات صاحب الزمان، متقی ہندی، باب ۲، ح ۳؛ کنز العمال متقی ہندی، حدیث ۳۸۶۵۶۔

۸. **ابوایوب انصاری:** المعجم الصغیر، طبرانی، ج ۱، ص ۳۷؛ البیان فی اخبار صاحب الزمان، گنجی شافعی، باب ۲، حدیث ۹۔

۹. **ام حبیبہ:** العرف الوری فی اخبار المہدی، سیوطی، ص ۲۱۹۔

۱۰. **تمیم الداری:** تذکرۃ حفاظ ذہبی، ج ۱، ص ۵۴۷۔

۱۱. **ثوبان:** سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۸۴؛ مسند احمد، ج ۵، ص ۲۷۷؛ کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۂ اربلی، ج ۳، ص ۲۶۱؛ البیان فی اخبار صاحب الزمان گنجی شافعی، باب، حدیث ۱۵-۱۶؛ عقد الدرر فی اخبار المنتظر، مقدسی شافعی، باب ۴، ص ۸۹-۹۰؛ العرف الوری فی اخبار المہدی سیوطی، ص ۲۱۷ و ۲۲۳؛ کنز العمال متقی ہندی، حدیث ۳۸۶۵۸۔

۱۲. **جابر بن سمرہ:** سنن ابی داود، حدیث ۴۲۷۹-۴۲۸۱؛ مسند احمد، ج ۳، ص ۳۸۴؛ غیبت نعمانی، ص ۱۴۲، حدیث ۳۱-۳۳؛ غیبت طوسی، ص ۱۲۷، حدیث ۹۰-۹۳۔

۱۳. **جابر بن عبداللہ انصاری:** المصنف صنعانی، حدیث ۲۰۷۷۴؛ مسند احمد، ج ۳، ص ۳۴۷؛ غیبت طوسی، ص ۱۴۳، حدیث ۱۰۸، ص ۱۷۸، حدیث ۱۳۵؛ ارشاد مفید، ج ۲، ص ۴۸۰، حدیث ۴؛ فرائد السمطین جوینی، حدیث ۵۸۵؛ البیان فی اخبار صاحب الزمان، گنجی شافعی، باب ۷، حدیث ۲۷؛ باب ۱۰، حدیث ۳۵؛ العرف الوری فی اخبار المہدی، سیوطی، ص ۲۲۰ و ۲۴۹۔

۱۴. **حذیفہ بن الیمان:** اربعون حدیث ابونعیم، حدیث ۲۰،۸،۶ و ۲۸؛ غیبت طوسی، ص ۴۵۴، حدیث ۴۶۳ و ص ۴۷۰، حدیث ۴۸۶؛ فرائد السمطین، جوینی، حدیث ۵۷۵؛ البیان فی اخبار صاحب الزمان، گنجی شافعی، باب ۷، حدیث ۲۸ و باب ۱۳، حدیث ۴۴؛ عقد الدرر فی اخبار المنتظر،

مقدسی شافعی، باب ا، حدیث ۳۸؛ العرف الوردی فی اخبار المهدی، سیوطی، ص ۲۲۱؛ کشف الغمة فی معرفة الائمه، اربلی، ج ۳، ص ۲۵۷، حدیث ۶؛ البرهان فی علامات صاحب الزمان، متقی ہندی، باب ۲، حدیث ۹۔

۱۵. **حسین بن علی(ع)**: اربعون حدیث، ابونعیم، حدیث ۹؛ عقدالدرر فی اخبار المنتظر، مقدسی شافعی، باب ۷، ص ۲۱۲؛ البرهان فی علامات صاحب الزمان، متقی ہندی، باب ۹، حدیث ۱۷و باب ۴، حدیث ۲۳؛ العرف الوردی فی اخبار المهدی، سیوطی، ص ۲۲۶۔

۱۶. **زر بن عبداللہ**: کشف الغمه فی معرفة الائمة، اربلی، ج ۳، ص ۲۶۵، باب ا، حدیث ا۔

۱۷. **سلمان فارسی**: عقدالدرر فی اخبار المنتظر، مقدسی شافعی، باب ا، ص ۲۱۹۔

۱۸. **طلحہ بن عبیداللہ**: البرهان فی علامات صاحب الزمان، متقی ہندی، باب ا، حدیث ا؛ المعجم الواسط، طبرانی، حدیث ۶۶۳ ۴۔

۱۹. **عائشہ بن ابی بکر**: عقدالدرر فی اخبار المنتظر، مقدسی شافعی، باب ا، ص ۳۷؛ البرهان فی علامات صاحب الزمان، متقی ہندی، باب ۲، حدیث ۲۱۔

۲۰. **عباس بن عبدالمطلب**: فرائد السمطین، جوینی، حدیث ۵۷۹۔

۲۱. **عبدالرحمٰن بن عوف**: اربعون حدیث، ابونعیم، حدیث ۱۳؛ البیان فی اخبار صاحب الزمان، گنجی شافعی، باب ۱۹، حدیث ۵۲ ؛ باب ۳ حدیث ۶۱؛ کشف الغمة فی معرفة الائمه، اربلی ج ۳، ص ۲۵۸؛ البرهان، متقی ہندی، باب ا، حدیث ۳۲۔

۲۲. **عبداللہ بن عباس**: المصنف صنعانی، حدیث ۲۰۷۷۵؛ سنن ابی داود، حدیث ۴۲۸۲؛ سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۸۲؛ سنن ترمذی، حدیث ۲۲۳۰؛ غیبت طوسی، ص ۱۸۷، حدیث ۱۴۶؛ فرائد السمطین، جوینی، حدیث ۵۸۸ و ۵۹۲۔

۲۳. **عبداللہ بن حارث الزبیدی**: سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۸۸؛ فرائد السمطین، جوینی، حدیث ۵۸۴؛ البیان فی اخبار صاحب الزمان، گنجی شافعی، باب ۵، حدیث ۱۷؛ کنز العمال، متقی ہندی، حدیث ۳۸۶۵۷۔

۲۴. **عبداللہ بن عمر**: اربعون حدیث، ابونعیم، حدیث ۱۶، ۷-۱۷ و ۱۹؛ العرف الوردی فی اخبار المهدی، سیوطی، ص ۲۱۷ و۲۱۹؛ غیبت طوسی، ص ۱۳۰، حدیث ۹۴؛ ارشاد مفید، ج ۲، ص ۵۰۹، حدیث ۲۔

۲۵. **عبداللہ بن عمرو بن عاص:** المصنف، صنعانی، حدیث ۲۰۷۷۸؛ المصنف ابن ابی شیبہ، حدیث ۳۷۶۳۲؛ غیبت طوسی، ص ۱۸۵، ۱۴۴؛ البیان فی اخبار صاحب الزمان گنجی شافعی، باب ۱۴، حدیث ۴۵ و باب ۱۵، حدیث ۴۶؛ البرھان فی علامات صاحب الزمان، متقی ہندی، باب ۹، حدیث ۸۔

۲۶. **عبداللہ بن مسعود:** المصنف، صنعانی، حدیث ۲۰۷۷۹؛ المعجم الکبیر، طبرانی، حدیث ۱۰۲۱۳-۱۰۲۳۰؛ مسند احمد، ج ۱، ص ۳۷۶؛ جامع الاصول، ابن اثیر، حدیث ۷۸۱۰؛ العرف الوردی فی اخبار المھدی، سیوطی.

۲۷. **عثمان بن عفان:** البرھان فی علامات صاحب الزمان، متقی ہندی، باب ۲، حدیث ۲۵؛ کنز العمال، متقی ہندی، حدیث ۳۸۶۳۳۔

۲۸. **علی ابن ابی طالب:** المصنف، صنعانی، حدیث ۲۰۷۷۶؛ المنصف، ابن ابی شیبہ، حدیث ۳۷۶۳۳؛ سنن ابن ماجہ، حدیث ۴۰۸۵؛ سنن ابی داود، حدیث ۴۲۹۰، ۴۲۸۳؛ اصول کافی کلینی، ج ۱، ص ۳۳۷، حدیث ۷؛ غیبت طوسی ص ۱۳۶، حدیث ۱۰۰ و ۱۴۳؛ مسند احمد، ج ۱، ص ۸۴؛ فرائد السمطین، جوینی، ۵۸۳؛البرھان فی علامات صاحب الزمان، متقی ہندی، باب ۱، حدیث ۴۔

۲۹. **علی الھلالی:** المعجم الکبیر، طبرانی، حدیث ۲۶۷۶؛ البیان فی اخبار صاحب الزمان، گنجی شافعی، باب ۱، حدیث ۱؛ العرف الوردی فی اخبار المھدی، سیوطی، ص ۲۲۶.

۳۰. **عمار یاسر:** غیبت طوسی، ص ۴۴۳، حدیث ۴۳۲؛ العرف الوردی فی اخبار المھدی، سیوطی، ص ۲۲۸؛ البرھان فی علامات صاحب الزمان، متقی ہندی، باب ۴، حدیث ۳۶ و ۵۳۔

۳۱. **عوف بن مالک:** فرائد السمطین، جوینی، حدیث ۵۸۳؛ عقد الدرر فی اخبار المنتظر، سیوطی، باب ۳، ص ۶۱؛ البرھان فی علامات صاحب الزمان، متقی ہندی، باب ۴، حدیث ۲۔

۳۲. **قرۃ بن ایاس:** العرف الوردی فی اخبار المھدی، سیوطی، ص ۲۱۷؛ کنز العمال، متقی ہندی، حدیث ۳۸۶۶۹۔

۳۳. **ہلال (ابو علی):** اربعون حدیث، ابونعیم، حدیث ۵؛ کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ، اربلی، ج ۳، ص ۲۵۶۔